

# لاک ڈاؤن

اور

# رمضان المبارک

بحکم

حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان پوری دامت برکاتہم  
سابق صدر مفتی و حال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

بقلم

مولانا ذکیم احمد انصاری  
ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

ناشر

مکتبہ محمودیہ

محمود نگر، ڈابھیل، گجرات

Copyright © <http://www.muftiahmedkhanpuri.com/>

- ۱ استقبالِ رمضان
- ۲ صیامِ رمضان
- ۳ تراویح یا قیامِ رمضان
- ۴ اعتکاف کی سنت
- ۵ شبِ قدر اور آخری عشرہ
- ۶ کلمہ طیبہ کی کثرت
- ۷ استغفار کی کثرت
- ۸ جنتِ طلب کرنا
- ۹ دوزخ سے پناہ مانگنا
- ۱۰ تلاوتِ قرآن مجید
- ۱۱ دعاؤں کا اہتمام
- ۱۲ سخاوت اور جود و کرم
- ۱۳ باجماعت نماز کا اہتمام
- ۱۴ نفل نمازوں کا اہتمام

کتاب

# لاک ڈاؤن اور رمضان المبارک

بحکم

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانی پوری دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

[www.muftiahmedkhanpuri.com](http://www.muftiahmedkhanpuri.com)

بقلم

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈیری کٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

[www.afif.in](http://www.afif.in)

ناشر

مکتبہ محمودیہ، محمود نگر، ڈابھیل، گجرات

مولانا ندیم احمد انصاری

## کلماتِ عالیہ

سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی  
سابق صدر مفتی و حال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے پوری کتاب دیکھ لی۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور  
پڑھنے سننے والوں کو عمل کی توفیق دے۔

رمضان المبارک کو جتنا بھی زیادہ سے زیادہ۔ وصول کیا جاسکتا ہو، اس  
کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہمارے اکابرین کے یہاں اُس کے ایک ایک لمحے کی قدر  
کی جاتی تھی۔ اس کتاب کو اگر آپ پڑھیں گے تو ان شاء اللہ رمضان المبارک کو  
وصول کرنے کا طریقہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔  
(آمین)

أَمْلَاهُ: الْعَبْدُ أَحْمَدُ عَفِي خَانِپُورِي

۲۲ / شعبان ۱۴۴۱ھ

۱۷ / اپریل ۲۰۲۰ء

مولانا ندیم احمد انصاری

## تہیّد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد:

مہلک وبائی مرض کرونا وائرس اور اُس کے سبب ہوئے لاک ڈاؤن کا گہرا اثر انسانی زندگی پر ہے۔ ادھر چند دنوں میں رمضان المبارک شروع ہوا چاہتا ہے۔ ان حالات میں ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ماہ مبارک سے متعلق مدلل و مفصل رہنمائی کی جائے۔ اسی کے پیش نظر سیدی و مرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کے حکم پر یہ جامع تحریر سپردِ قلم کی گئی۔

اس میں رمضان المبارک سے متعلق تقریباً تمام اہم امور کو دلائل کی روشنی میں انتہائی جامع انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ راقم مفتی محمد حارث پالن پوری صاحب (استاذ و مفتی مدرسہ رشیدیہ، مومن نگر، ممبئی) اور مفتی جسیم الدین قاسمی صاحب (استاذ و مفتی مرکز المعارف، ممبئی) کا شکر گزار ہے کہ ان دونوں حضرات نے نظرِ ثانی کی زحمت اٹھائی اور کتاب کو بہتر بنانے میں معاونت کی۔

حضرت سیدی و مرشدی مدظلہ کے ملاحظے کے بعد اب کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نواز کر اپنے بندوں میں مقبول بنائے اور ہم سب کو رمضان المبارک کے انوار و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

مولانا ندیم احمد انصاری

فہرست

3	کلمات عالیہ: سیدی و مرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ	❖
4	تمہید: العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ	❖
13	<b>(۱) رمضان المبارک کا استقبال</b>	❖
16	رمضان میں خصوصی اہتمام	□
16	امت محمدیہ ﷺ کے لیے پانچ خصوصیتیں	□
18	<b>(۲) صیام رمضان</b>	❖
19	روزوں کی فرضیت	□
20	رمضان کے روزوں کا حکم	□
21	روزے کی فضیلت	□
22	روزہ نہ رکھنے پر وعید	□
22	لاک ڈاؤن کے زمانے میں روزہ	□
24	<b>(۳) تراویح یا قیام رمضان</b>	❖
24	تراویح پر ثواب	□
24	تراویح کی ترغیب	□
25	خلفائے راشدین کی سنت کا اہتمام	□

26	تراویح اور تہجد: دو الگ نمازیں	<input type="checkbox"/>
27	تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے	<input type="checkbox"/>
27	تراویح کا وقت	<input type="checkbox"/>
28	مسجد میں تراویح کی جماعت	<input type="checkbox"/>
28	لاک ڈاؤن اور گھروں میں تراویح کی جماعت	<input type="checkbox"/>
28	گھر میں تراویح کی جماعت میں عورتوں کی شرکت	<input type="checkbox"/>
29	اگر عورت حافظہ ہو اور تنہا عورتوں کی جماعت کرنا چاہے؟	<input type="checkbox"/>
30	تراویح میں ختم قرآن کی حیثیت	<input type="checkbox"/>
31	لاک ڈاؤن میں ختم قرآن کی سنت پر عمل	<input type="checkbox"/>
31	آن لائن یا اسپیکر کے ذریعے امام کی اقتدا	<input type="checkbox"/>
35	<b>(۴) اعتکاف کی سنت</b>	❖
35	لاک ڈاؤن اور اعتکاف کی سنت	<input type="checkbox"/>
36	خواتین کے اعتکاف کرنے سے مسجد کی سنت ادا نہیں ہوگی	<input type="checkbox"/>
36	رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت	<input type="checkbox"/>
36	اعتکاف کا مقصد	<input type="checkbox"/>
39	<b>(۵) شب قدر اور آخری عشرہ</b>	❖
40	شب قدر کی فضیلت قرآن مجید میں	<input type="checkbox"/>

40	شبِ قدر میں عبادت کا ثواب	<input type="checkbox"/>
40	شبِ قدر کی عبادات	<input type="checkbox"/>
41	لاک ڈاؤن میں شبِ قدر کیسے گزاریں	<input type="checkbox"/>
42	شبِ قدر کی تلاش	<input type="checkbox"/>
47	<b>(۶) کلمہ طیبہ کی کثرت</b>	❖
48	اللہ تعالیٰ کے قلعے میں	<input type="checkbox"/>
48	اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت کا باعث	<input type="checkbox"/>
49	آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں	<input type="checkbox"/>
49	اخلاص کے ساتھ کلمے کی برکت	<input type="checkbox"/>
49	صبح و شام کلمہ کی برکت	<input type="checkbox"/>
50	اسلام کی تازگی کا ذریعہ	<input type="checkbox"/>
50	قیامت میں میزانِ عمل بھاری ہو جائے گا	<input type="checkbox"/>
51	ستّر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنے کی برکت	<input type="checkbox"/>
53	<b>(۷) استغفار کی کثرت</b>	❖
53	دوا من	<input type="checkbox"/>
54	توبہ و استغفار کرنے والوں کی تعریف	<input type="checkbox"/>
54	استغفار سے دل صاف ہو جاتا ہے	<input type="checkbox"/>
55	استغفار کی برکت	<input type="checkbox"/>

55	سب سے زیادہ نجات دینے والی چیز	<input type="checkbox"/>
55	دنیا میں ذلت سے اور آخرت میں دوزخ سے بچاؤ	<input type="checkbox"/>
56	ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ	<input type="checkbox"/>
56	لوگوں کے لیے ستائیس مرتبہ استغفار کی فضیلت	<input type="checkbox"/>
57	<b>(۸) جنت طلب کرنا</b> <b>(۹) دوزخ سے پناہ مانگنا</b>	❖
57	کامیابی کیا ہے؟	<input type="checkbox"/>
57	جنت طلب کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی صلہ	<input type="checkbox"/>
58	ہر نماز کے بعد جنت طلب کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے	<input type="checkbox"/>
59	قرآن مجید کی تلاوت کے وقت	<input type="checkbox"/>
59	رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی ایک دعا	<input type="checkbox"/>
61	جنت اور جہنم بنی آدم کی پکار سنتی ہیں	<input type="checkbox"/>
61	تین مرتبہ جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ چاہنے کی برکت	<input type="checkbox"/>
61	جب نماز میں جنت یا جہنم کے ذکر سے گزرے	<input type="checkbox"/>
62	جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے میں مبالغہ نہ کرے	<input type="checkbox"/>
64	<b>(۱۰) قرآن مجید کی تلاوت</b>	❖
64	کلام الہی اور ماہ رمضان	<input type="checkbox"/>

65	رسول اللہ ﷺ کا مبارک معمول	<input type="checkbox"/>
65	رمضان المبارک میں تلاوت کا ثواب	<input type="checkbox"/>
66	اسلاف کا معمول	<input type="checkbox"/>
67	کثرتِ تلاوت پر اشکال اور اس کا جواب	<input type="checkbox"/>
69	<b>(۱۱) دعاؤں کا اہتمام</b>	❖
71	اجابتِ دعا کی تین صورتیں	<input type="checkbox"/>
72	افطار کے وقت دعا	<input type="checkbox"/>
72	صحابی کا عمل	<input type="checkbox"/>
74	<b>(۱۲) سخاوت اور جود و کرم</b>	❖
74	سخاوت اور جود و کرم کا مفہوم	<input type="checkbox"/>
75	رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی سخاوت	<input type="checkbox"/>
76	اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں	<input type="checkbox"/>
77	سخاوت کرنے والے کافر کے عذاب میں رعایت	<input type="checkbox"/>
77	زمین و آسمان، رات و دن اور فرشتوں کی دعا	<input type="checkbox"/>
77	سخاوت: جنت میں اگنے والا ایک درخت	<input type="checkbox"/>
77	سخاوت کی برکت	<input type="checkbox"/>
78	سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے قریب	<input type="checkbox"/>

78	بااخلاق سخی نوجوان کی فضیلت	<input type="checkbox"/>
79	سخاوت زندگی میں کیجیے	<input type="checkbox"/>
80	<b>(۱۳) باجماعت نماز کا اہتمام</b>	❖
80	رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی	<input type="checkbox"/>
80	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں	<input type="checkbox"/>
82	جماعت کی کثرت پر ثواب بڑھ جاتا ہے	<input type="checkbox"/>
82	جماعت کی نماز کا ثواب	<input type="checkbox"/>
83	نماز کے لیے مسجد جانے پر ثواب	<input type="checkbox"/>
84	چالیس دن باجماعت نماز پر نفاق سے براءت	<input type="checkbox"/>
84	دو لوگوں میں باجماعت	<input type="checkbox"/>
84	مسجد میں حاضر نہ ہونے کے دو عذر	<input type="checkbox"/>
85	لاک ڈاؤن میں جماعت کا حکم	<input type="checkbox"/>
85	اذان و اقامت کا حکم	<input type="checkbox"/>
86	گھروں میں صفوں کی ترتیب	<input type="checkbox"/>
88	صفوں کی ترتیب سمجھنے کے لیے نقشہ	<input type="checkbox"/>
89	<b>(۱۴) نفل نمازوں کا اہتمام</b>	❖
89	نماز تہجد	<input type="checkbox"/>

90	کچھ ہاتھ نہیں آتا، بے آہ سحرگاہی	<input type="checkbox"/>
91	نماز اشراق اور چاشت	<input type="checkbox"/>
91	نمازِ اوابین	<input type="checkbox"/>
93	<b>نظام الاوقات برائے رمضان المبارک</b>	❖
93	کوئی لمحہ ضائع نہ ہو	<input type="checkbox"/>
94	بڑھ چڑھ کر نیکیاں کیجیے	<input type="checkbox"/>
94	سب سے بڑا عبادت گزار	<input type="checkbox"/>
95	گھر والوں کی تربیت	<input type="checkbox"/>
96	نظام الاوقات	<input type="checkbox"/>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱)

## رمضان المبارک کا استقبال

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں ہمیں خطبہ دیا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہے جو بہت ہی عظمتوں اور برکتوں والا ہے۔

□ اس میں ایک رات ہے (جسے شبِ قدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے)، جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

□ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض قرار دیا اور اس کی راتوں میں قیام (یعنی تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔

□ جو شخص اس مہینے میں کسی بھی نیکی کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرب حاصل کرے، وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض ادا کرے، اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔

□ یہ مہینہ صبر کا ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ غم خواری کا ہے۔

□ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

□ جو شخص اس مہینے میں کسی روزے دار کو افطار کرائے، یہ اُس کے لیے گناہوں

سے معافی اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور اُس روزے دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ روزے دار کو افطار کرائے! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جتنا مشکل تم سمجھ رہے ہو، اتنا مشکل بھی نہیں ہے) جو شخص افطار کے موقع پر کسی روزے دار کو ایک کھجور کھلا دے یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی یہ ثواب عنایت فرما دیتے ہیں۔

□ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

□ جس نے اپنی باندی یا غلام سے اس ماہ میں بوجھ ہلکا کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں اور آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں۔

□ چار چیزوں کی اس مہینے میں کثرت کیا کرو، جن میں سے دو چیزیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو (۱) کلمہ: لا الہ الا اللہ اور (۲) استغفار ہیں۔

□ اور وہ دو چیزیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں (۱) جنت کا سوال اور (۲) آگ سے پناہ مانگنا ہیں۔

□ جو شخص کسی روزے دار کو افطار میں پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اُسے (قیامت کے دن) میری حوض (کوثر) سے پانی پلائیں گی (جس کے بعد) اُسے پیاس نہیں لگے گی، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو۔

يا أيها الناس! قد أظلمكم شهر عظيم مبارك شهر فيه ليلة خير من

ألف شهر، شهر جعل الله صيامه فريضة، وقيام ليلة تطوعاً، من

تقرب فيه بخصلة كان كمن ادى فريضة في ما سواه، ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه، وهو شهر الصبر، والصبر ثواب الجنة، وشهر المواساة، وشهر يزداد في رزق المؤمن فيه، من فطر فيه صائماً كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار، وكان له مثل اجره من غير أن ينقص من أجره بشيء - قالوا: يا رسول الله! ليس كلنا يجد ما يفطر للصائم، فقال رسول الله ﷺ يعطى هذا الثواب من فطر صائماً على تمر أو شربة ماء أو مذقه لبن - وهو شهر: أوله رحمة، ووسطه مغفرة و آخره عتق من النار - من خفف عن مملوكه فيه، غفر الله، وأعتقه من النار - واستكثر وافية من أربع خصال خصلتين ترضون بهما ربكم، فشهادة أن لا اله الا الله وتستغفرونه، واما الخصلتان اللتان لاغناء بكم عنهما فتسئلون الله الجنة وتعوذون به من النار، ومن اسقى صائماً سقاه الله من حوضي شربة لا يظماً حتى يدخل الجنة - [صحیح ابن خزیمہ: 7881، شعب الایمان بیہقی: 6333]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

محدثین کو اس روایت کے بعض رواۃ میں کلام ہے، لیکن اول تو فضائل میں اس قدر کلام قابلِ تکل ہے، دوسرے اس کے اکثر مضامین کی دیگر روایات مؤید ہیں۔ [فضائل

[رمضان: 5]

## رمضان میں خصوصی اہتمام

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے یہاں رمضان المبارک میں خصوصی اہتمام کیے جاتے ہیں، اس لیے بندوں کو بھی چاہیے کہ اس ماہ میں عبادات کا خصوصی اہتمام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَتَبَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغَلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَشَلْسَلَتِ الشَّيَاطِينُ. [بخاری:

1899، کتاب الصوم، باب: هل يقال رمضان او شهر رمضان، اخرجہ مسلم: 1079]

## امت محمدیہ ﷺ کے لیے پانچ خصوصیتیں

نیز اس امت کو رمضان المبارک سے متعلق پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں، جو پچھلی امتوں کو نہیں دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو رمضان المبارک سے متعلق پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو سابقہ امتوں کو نہیں ملیں: (۱) پہلی یہ کہ ان کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے زیادہ پسندیدہ ہے (۲) دوسری یہ کہ ان کے لیے دریا کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور افطار تک کرتی ہی رہتی ہیں (۳) تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے ہر روز جنت کو سجاتے اور فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے (دینا کی) مشقتیں اتار پھینک کر تیری طرف آئیں گے (۴) چوتھی یہ کہ اس مبارک ماہ میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، پس وہ

اس مبارک ماہ میں اُن برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے، جن تک رمضان کے علاوہ میں پہنچ سکتے ہیں (۵) پانچویں یہ کہ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، یہ رات شبِ قدر نہیں، بلکہ یہ اس لیے ہے کہ کام کرنے والے کو کام پورا کرنے پر مزدوری دی جاتی ہے۔

قال رسول الله ﷺ: أعطيت امتي خمس خصال في رمضان لم تعطها أمة قبلهم: خلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك، وتستغفر لهم الحيتان حتى يفطروا، ويزين الله عز وجل كل يوم جنته، ثم يقول: يوشك عبادي الصالحون أن يلقوا عنهم المؤنة (والأذى)، ويصيروا ايلك، وتصفد فيه مردة الشياطين فلا يخلصون فيه الى ما كانوا يخلصون اليه وغيره، ويغفر لهم في آخر ليلة- قيل: يا رسول الله! أهي ليلة القدر؟ قال: لا ولكن العامل انما يوفي أجره اذا قضى عمله- [كشف الاستار عن زوائد البزار: 369، مجمع الزوائد: 8774، وقال الهيثمي: وفيه هشام بن زياد أبو المقدم، وهو ضعيف]



(۲)

## صیام رمضان

رمضان المبارک کی سب سے اہم ترین عبادت روزہ ہے۔ 'روزہ' اصلاً فارسی زبان کا لفظ ہے، اُردو میں بھی اسے 'روزہ' کہتے ہیں۔ [لغات کشوری: 335] روزے کو عربی میں 'صوم' کہتے ہیں، جس کے اصل معنی 'رکنے' کے ہیں۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں: 'صوم' کے اصل معنی کسی کام سے رک جانا اور باز رہنا ہیں، خواہ اُس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا چلنے پھرنے یا گفتگو کرنے سے۔ الصوم فی الأصل الامساک عن الفعل مطعماً کان أو کلاماً أو مشياً، ولذک قیل للفرس الممسک عن السیر أو العلف صائم۔ [مجم مفردات القرآن: 324]

شریعت کی اصطلاح میں کھانے پینے اور مباشرت سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے، بہ شرط یہ کہ وہ طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک مسلسل رُکا رہے اور نیت روزے کی ہو۔ اسی لیے اگر غروبِ آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن پورے احتیاط سے کیا، مگر نیت روزے کی نہیں کی، تو بھی روزہ نہیں ہوگا۔ [معارف القرآن: 1/384]

الصوم فی اللغة : مطلق الامساک، وفی الشرع : عبارة عن امساک مخصوص، وهو الامساک عن الأکل والشرب والجماع من الصبح الی الغرب۔

[التعريفات: 137]

## روزوں کی فرضیت

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ  
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض  
کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، شاید تم متقی اور پرہیزگار  
بن جاؤ۔ [البقرہ: 183]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزے کے حکم کے ساتھ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ فرما کر اس  
طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اے لوگو! روزے سے نفس کو اُس کی مرغوب چیزوں سے روکنے کی  
عادت پڑے گی تو پھر اُس کی اُن مرغوبات سے جو کہ شرعاً حرام ہیں، روک سکو گے اور  
روزے سے نفس کی قوت و شہوت میں ضعف بھی آئے گا تو (اس بات کی امید ہے کہ اب) تم  
متقی بن جاؤ گے۔ بڑی حکمت روزے میں یہی ہے کہ نفس سرکش کی اصلاح ہو اور شریعت  
کے احکام جو نفس کو بھاری معلوم ہوتے ہیں، اُن کا کرنا آسان ہو جائے اور تم متقی بن جاؤ۔  
[گلدستہ تفسیر: 1/385]

تقوے کی قوت حاصل کرنے میں روزے کو بڑا دخل ہے، کیوں کہ روزے سے  
اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ایک ملکہ پیدا ہوتا ہے، وہی تقوے کی بنیاد ہے۔ [معارف  
القرآن: 1/387]

روزہ دشمنِ خدا شیطانِ لعین پر غلبے کا دوسرا نام ہے۔ شیطان بندگانِ خدا کو بہکانے  
کے لیے شہوات و خواہشات کے ذرائع اختیار کرتا ہے، کھانے پینے سے اُن شہوتوں کو قوت  
حاصل ہوتی ہے، اسی لیے آلِ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان ابنِ آدم کی رگوں میں

خون کی طرح دوڑتا ہے، چنانچہ شیطان کی راہیں تنگ کر دو، اور یہ تنگی بھوک سے پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جنت کا دروازہ کھڑکھڑاتی رہا کرو۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا: کس چیز سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوک سے۔ اُنہ قهر لعدو اللہ عزوجل فان وسیلة الشیطان لعنه اللہ الشهوات، وانما تقوی الشهوات بالأکل والشرب، ولذلك قال ﷺ: ان الشیطان لیجرى من ان آدم مجرى الدم فضیقوا محاریه بالجوع، ولذلك قال ﷺ لعائشة رضی اللہ عنہا: داومی قرع باب الجنة، وقالت؟ بماذا: قال ﷺ؟ بالجوع۔ [إحياء العلوم الدین: 1/267]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: روزوں سے جس قدر بہمیت کا ہیجان گھٹتا ہے، اسی قدر گناہ معاف ہوتے ہیں، اور روزوں کی وجہ سے انسان کے اندر فرشتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے، اور اس مشابہت کی وجہ سے فرشتے روزے دار سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ ویکفر الخطایا بقدر ما اضمحل من سورة البهيمه ويحصل به تشبه عظیم بالملائكة فيحبونه۔ [حجة اللہ البالغۃ: 1/75]

## رمضان کے روزوں کا حکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ جو کوئی تم میں سے

اس مہینے میں موجود ہو، چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ [البقرہ: 185]

اسی لیے ماہ رمضان کے روزے ہر مکلف پر۔ جس میں روزہ رکھنے کی طاقت و

استطاعت ہو۔ اداء و قضاء فرض ہیں۔ و صوم رمضان فرض علی کل مسلم مکلف اداء

وقضاء۔ [شرح وقایہ: 1/242، ہندیہ: 1/190]

## روزے کی فضیلت

احادیث شریفہ میں روزے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے، لہذا روزے دار کو چاہیے کہ وہ نہ تو بخش کلامی کرے اور نہ جاہلوں جیسا کوئی کام کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا بڑا بھلا کہے تو اُس کو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزے دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہشات میرے لیے چھوڑتا ہے، لہذا روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (یا میں ہی اس کا بدلہ ہوں) اور ہرنیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ جَنَّةٌ، فَلَا يَتْرُقُ، وَلَا يَجْهَلُ، وَإِنْ أَمْرٌ وَقَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ، يَنْزُكُ طَعَامُهُ، وَشَرَابُهُ، وَشَهْوَتُهُ مِنْ أَجْلِي الصَّيَامِ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. [بخاری: 1894، کتاب الصوم، باب: فضل الصوم، خرچہ مسلم: 1151]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہی ایک روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی امید میں روزہ رکھے، اُس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [بخاری: 38، کتاب الایمان، باب: تطوع قیام رمضان من الایمان، خرچہ مسلم: 759]

## روزہ نہ رکھنے پر وعید

ظاہر ہے اتنی اہم عبادت کی اگر کوئی ناقدری کرے، تو وہ لائق ملامت ٹھہرے گا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کا ایک روزہ بھی بلا شرعی عذر کے ترک کر دے، پھر خواہ پورے سال بھی روزے رکھے، یہ سب ملا کر بھی اُس کے اس گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما، قال قال رسول اللہ ﷺ: من افطر یوماً من رمضان فی غیر رخصۃ رخصبنا اللہ لہ، فلن یقبل منه الدھر کلہ۔ [مسند احمد بن حنبل: 9002، ابن خزیمہ: 1987]

## لاک ڈاؤن کے زمانے میں روزہ

بعض لوگ اپنے کام دھندوں میں محنت و مشقت کا عذر کر کے روزے نہیں رکھتے، اُن کا یہ عذر شریعت میں چنداں معتبر نہیں۔ لاک ڈاؤن کے زمانے میں تو یہ عذر باقی ہی نہیں رہتا، اس لیے ہر مکلف شخص روزے ضرور رکھے۔

بعض لوگوں کی طرف سے یہ سوال کیا گیا کہ کرونا وائرس سے حفاظت کی تدبیر میں سے یہ بھی ہے کہ بار بار پانی پیاجائے، تاکہ حلق خشک نہ رہے اور اس مرض سے بچا جا سکے، تو محض اتنے اندیشے سے روزہ چھوڑنا جائز نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص واقعی اس مرض میں مبتلا ہو اور ماہر ڈاکٹر اُسے روزہ رکھنے سے روک دے، اس کے لیے گنجائش ہوگی کہ صحت یابی کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لے۔ فقہانے لکھا ہے کہ جب بیماری ایسی ہو جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے یا روزہ رکھنے کی صورت میں بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، خواہ اُس کا علم، کسی علامت یا تجربے سے ہو یا ایسے مسلمان طبیب کے آگاہ کرنے سے جو کھلا

هو فاسق نہ ہو۔ المريض اذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفر بالاجماع،  
وان خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عندنا عليه القضا اذا أفطر۔ [ہندیہ:

[1/206-208]



(۳)

## تراویح یا قیامِ رمضان

لفظ تراویح 'ترویج' سے ماخوذ ہے۔ ترویج اصل میں ہر جلسہ (نشست) کا نام ہے، لیکن اصطلاحاً رمضان المبارک کی راتوں میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کو ترویج کہا جاتا ہے، کیوں کہ لوگ اس وقتے میں (تھوڑا) آرام کرتے ہیں۔ پھر مجازاً چار رکعت کے مجموعے کو 'تراویح' کہا جانے لگا۔ فی حاشیة الطحطاوی: (قوله: الترویجة الجلسة) فہی المرة الواحدة من الراحة۔ (قوله: ثم سمیت بها الأربع رکعات، الخ) مجاز الاستراحة بعدها غالباً الخ۔ [حاشیة الطحطاوی علی المراتی الفلاح: 410]

### تراویح پر ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [بخاری: 2008، کتاب صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، خرجه مسلم: 759]

### تراویح کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہی کی ایک روایت میں ہے؛ رسول اللہ ﷺ تراویح پڑھنے کی ترغیب دلاتے تھے، مگر آپ اصرار کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے۔ آپ

فرماتے: جو شخص ماہ رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ تراویح پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا، پھر آپ کی وفات ہوگئی اور طریقہ یہی رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا اور یہ سلسلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک جاری رہا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْعَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ابوداؤد: 1371، کتاب شہر رمضان، باب: فی قیام شہر رمضان، مسلم: 759، ترمذی: 808، نسائی: 2200]

## خلفائے راشدین کی سنت کا اہتمام

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ و عظ فرمایا، جس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کا نپنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے شخص کا سا وعظ ہے۔ اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا، وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار! نئی باتوں سے بچنا، کیوں کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے، اُسے چاہیے کہ میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اسے دانتوں سے مضبوط سے پکڑ لو۔ عَنِ الْعُرْبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ

الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعٍ، فَمَاذَا تَعَهَّدُ الْإِنْيَانَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَإِنَّ عَبْدُ حَبْشِيٍّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أَكُفُّمُ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالتَّوَاجِدِ- [ترمذی: 2676، کتاب العلم، باب: ما جاء في الاخذ بالسنة و

اجتناب البدع، ابوداؤد: 6407، ابن ماجہ: 42]

## تراویح اور تہجد: دو الگ نمازیں

چوں کہ تراویح کی باجماعت نماز کا اہتمام خلفائے راشدین کے زمانے سے پایا جاتا ہے، اس لیے ہمارے لیے لازم ٹھہرا کہ اس طریقے پر مضبوطی سے عمل کریں۔ اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہیں کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے، اُن کا یہ کہنا درست نہیں۔

حدیث میں تراویح کا نام 'قیام رمضان'، مستقل دلیل ہے کہ یہ تہجد سے الگ نماز ہے، کیوں کہ تہجد رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اسی لیے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے تہجد اور تراویح ہر ایک کا باب جدا رکھا ہے، کصنیع الامام مسلم وغیرہ۔ صحیح مسلم کے ابواب اگرچہ خود امام مسلم نے قائم نہیں فرمائے، مگر احادیث کی ترتیب و مناسب روایات کو ایک جگہ جمع کرنا تو خود امام مسلم ہی کا فعل ہے۔ نیز تراجم لکھنے والے بھی امام مسلم کے بلند پایہ شاگرد اور مشہور محدثین میں سے ہیں۔ اور امام بخاریؒ ابتداءً شب میں اپنے شاگردوں کے ساتھ باجماعت تراویح پڑھتے تھے اور اس میں ایک بار قرآن کریم ختم کرتے تھے اور بہ وقت سحر تہجد انفراداً پڑھتے تھے۔ کان محمد بن اسماعیل البخاری، اذا کان اول لیلة

من شهر رمضان مجتمع اليه اصحابه فيصلى بهم ويقرأ فى كل ركعة عشرين آية كذا لك الى أن يختم القرآن، وكان يقرأ فى السحر ما بين النصف الى الثلث من القرآن ان يختم عند السحر فى كل ثلاث ليال۔ [ہدی الساری مقدم فتح الباری: 481، احسن الفتاویٰ: 532-531/3]

**نوٹ:** اس مسئلے کو تفصیل سے سمجھنا ہو تو دیکھیے فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی کتاب 'تہجد اور تراویح: دو مختلف نمازیں'۔ اسے الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا نے تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع کیا ہے۔

## تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعات تراویح، دس سلاموں سے پڑھنا، مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ التراویح سنة مؤکدة للرجال والنساء توارثها الخلف عن السلف من لدن تاریخ رسول اللہ ﷺ لی یومنا۔ [غانیہ: 1/232، ہندیہ: 1/216]

## تراویح کا وقت

تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ عشاء اور وتر کے درمیان پڑھ لی جائے، لیکن اگر وتر کے بعد تراویح پڑھیں، تو بھی شرعاً درست ہے۔ وأكثر المشائخ علی أن وقتها بین العشاء الی طلوع الفجر۔۔۔ ولو صلی بہا بعد الوتر یجوز، قال الشیخ الامام أبو علی النسفی: هذا القول أصح۔ [تاتارخانیہ: 1/413، ہندیہ: 1/115، درمختار: 2/493 زکریا]

## مسجد میں تراویح کی جماعت

مسجد میں تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے، اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں بھی دو چار لوگ تو محلے کی مسجد میں اس کا اہتمام ضرور کریں۔ اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی، تو سب محلے والے گنہ گار ہوں گے۔ الجماعة سنة كفاية فيها حتى لو أقامها البعض في المسجد بجماعة وباقي أهل المحلة أقامها منفرد أفي بيته لا يكون تار كآلسنة۔ [مراق الفلاح مع الخطاوى: 413]

## لاک ڈاؤن اور کھسروں میں تراویح کی جماعت

لاک ڈاؤن کی موجودہ صورت حال میں جب کہ مسجد میں باجماعت تراویح جاری رہے اور باقی لوگ اپنے اپنے گھر پر رہ کر تراویح تنہا یا باجماعت ادا کریں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے کہ اگر کوئی (نماز تراویح) جماعت سے اس طرح پڑھے کہ مسجد کی جماعت بند نہ ہو تو یہ درست ہے، مگر یہ لوگ مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔ [فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: 4/189]

## گھر میں تراویح کی جماعت میں عورتوں کی شرکت

گھر کا آدمی اگر گھر میں تراویح پڑھائے اور اُس کے پیچھے گھر کی محرم و غیر محرم عورتیں تراویح پڑھیں تو جائز ہے، محلے یا بستی میں سے عورتوں کو جمع کرنے کی اجازت نہیں کہ فتنہ و فساد کا زمانہ ہے۔ درمختار میں ہے: کماتکرہ امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن او امهن في المسجد لا۔ (درمختار مع الشامی، باب: الامامة، ج ۱ ص ۵۲۹) یعنی یہ مکروہ ہے کہ مرد گھر میں

عورتوں کی امامت کرائے اور ان عورتوں کے ساتھ نہ کوئی مرد ہو اور نہ امام کی محرم عورتوں میں سے کوئی عورت ہو، جیسے امام کی بہن یا اس کی بیوی، مگر جب کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں۔ [فتاویٰ رحیمیہ: 6/263 جدید]

## اگر عورت حافظہ ہو اور تنہا عورتوں کی جماعت کرنا چاہے؟

تنہا عورتوں کی جماعت کے متعلق درمختار میں ہے: یکرہ تحریماً (جماعة النساء) ولو فی التراویح۔ علامہ شامی فرماتے ہیں: (ولو فی التراویح) افادان الکراہة فی کل ماتشرع فیہ جماعة الرجال فرضاً أو نفلأ۔ [شامی: 2/305 ریاض]

حافظہ عورت کے متعلق فقہیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی تحریر فرماتے ہیں کہ عورت کا امام بن کر عورتوں کو نماز پڑھانا مکروہ تحریمی ہے۔ بقائے حفظ کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ خارج نماز میں روزانہ والدہ، والد، بھائی، بہن، شوہر، اولاد کسی کو سنا دیا کرے اور جتنا سنائے اُس کو تراویح یا دوسری نمازوں میں پڑھ لیا کرے۔ اس سے حفظ بھی باقی رہے گا اور نمازوں میں طویل قراءت کی عادت بھی ہو جائے گی اور کوئی محظور بھی لازم نہیں آئے گا۔ [فتاویٰ محمودیہ جدید: 7/281]

یعنی عورت حافظہ ہے، قرآن نہ سنانے کی وجہ سے بھول جانے کا احتمال ہے، تب بھی تراویح باجماعت کی اجازت نہیں۔ تنہا تنہا پڑھ لیں۔ عورتوں کے لیے جماعت مکروہ تحریمی ہے اگرچہ تراویح ہو مالا بدمنہ میں ہے: جماعت زنان تنہا نزد امام ابو حنیفہ عنه مکروہ ست و نزدیک جائز است۔ (ترجمہ) امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔ [فتاویٰ رحیمیہ جدید: 6/247]

نیز اگر وہ جماعت کر ہی لیں تو اُن کی امام صاف کے بیچ مقتدی عورتوں کے ساتھ ہی کھڑی ہوگی، آگے بڑھ کر نہیں۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا ام المؤمنین اُنہا کانت تؤم النساء فی شہر رمضان فتقوم وسطاً الخ۔ [کتاب الآثار: 1/603]

یہ بھی خیال رہے کہ اگر عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اُس کا محرم ہو) اُس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔ [آپ کے مسائل اور ان کا حل: 4/194 محقق]

## تراویح میں ختم قرآن کی حیثیت

تراویح میں کم سے کم ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے، اس سے زائد مستحب ہے۔ السنۃ فی التراویح انما هو الختم مرة۔۔۔ والختم مرتین فضیلة، والختم ثلاث مرات افضل۔ [ہندیہ: 1/117] البتہ یہ ختم قرآن رسول اللہ ﷺ سے صراحتاً ثابت نہیں اور نہ حضرت صدیقؓ سے صراحتاً ثابت ہے، ہاں حضرت عمرؓ سے ثابت ہے کہ انھوں نے حضرت ابی بن کعبؓ کو بلایا کہ سب لوگ قرآن نہیں پڑھ سکتے، میں چاہتا ہوں کہ تم سب کو رمضان کی راتوں میں نماز پڑھا دیا کرو اور ظاہر ہے کہ صحابہ میں کوئی شخص بھی قدرِ قلیل قرآن سے عاری نہ تھا، پس اس کے معنی سوا اس کے کچھ نہیں کہ حضرت عمرؓ کی مراد یہ تھی کہ لوگ پورا قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ نیز حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کے زمانے میں تراویح اتنی دیر میں ختم ہو جاتی تھی کہ بعض لوگ لاٹھی پر سہارا لیتے اور سحری کا وقت ہو جانے کا اندیشہ کرتے تھے، اور بہ عادت غالبہ اتنی دیر جب ہی ہو سکتی ہے کہ امام قرآن ختم کرنا چاہتا ہو۔ اور حضرت عائشہؓ کا غلام رمضان کی راتوں میں قرآن دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا (یعنی نماز سے پہلے یا نماز کے بعد قرآن دیکھ لیا کرتا تھا، تاکہ نماز میں بھول نہ ہو) اور یہ بھی جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ ختم قرآن کا اہتمام ہو، ورنہ وہی سورتیں

پڑھتا جو خوب یاد تھیں۔ یہ تمام دلائل اس امر کے ہیں کہ صحابہ کو تراویح رمضان میں ختم قرآن کا اہتمام تھا۔ صحابہ کے اس اہتمام سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی رمضان میں قرآن ختم کرتے ہوں گے، گو صراحۃً حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ بہر حال مسئلہ ظنیہ میں دلالت ظنیہ بھی کافی ہے، گو معارض پر حجت نہ ہو، خصوصاً جب کہ اس کے پاس بھی دلائل ہوں، پھر امام ابوحنیفہؒ نے ایک ختم کو سنت فرمایا ہے اور وہ تابعی ہیں، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے سلف کو اس کا اہتمام کرتے دیکھا اور سنا ہوگا۔ [امداد الاحکام: 663-662/1]

## لاک ڈاؤن میں ختم قرآن کی سنت پر عمل

لیکن یہ دونوں سنتیں الگ الگ ہیں؛ تمام کلام اللہ شریف کا تراویح میں پڑھنا یا سننا یہ مستقل سنت ہے اور پورے رمضان شریف کی تراویح مستقل سنت ہے۔ [فضائل رمضان: 6]

اس لیے لاک ڈاؤن کی موجودہ صورت میں بھی حتی المقدور ان دونوں سنتوں پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن اہل خانہ میں کوئی بھی حافظ نہ ہو تو جتنا قرآن مجید یاد ہو اسی کے ساتھ یا الم ترکیف سے روزانہ بیس رکعت تراویح پڑھ لینے سے قیام رمضان کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔ فالحاصل أن المصحح في المذهب أن الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم ترکه إذ لزم منه تنفير القوم وتعطيل كثير من المساجد خصوصاً في زماننا، فالظاهر اختيار الأخف على القوم۔ [در مختار مع الشامی: 2/498 ذکر یا]

## آن لائن یا اسپیکر کے ذریعے امام کی اقتدا

بعض لوگوں کی طرف سے یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ موجودہ حالات میں آن لائن یا اس طرح بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے کہ مسجد میں تراویح کی جماعت جاری رہے اور بقیہ لوگ اپنے اپنے

گھروں میں اسپیکر پر آواز سن کر امام کی اقتدا کر لیں۔ لیکن ایسا کرنے سے اقتدا درست نہیں ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صفوں میں خوب مل کر کھڑے رہو اور ایک صف دوسری صف کے نزدیک رکھو (یعنی درمیان

میں زیادہ فاصلہ نہ ہو) اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

جان ہے، میں شیطان کو صف میں خالی جگہ سے یوں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بکری کا بچہ

ہے۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: رُضُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا

وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ

كَأَنَّهُا الْحَذَفُ. [ابوداؤد: 667، کتاب الصلاة، باب: تسوية الصفوف، نسائي: 812 مختصراً]

(وَقَارِبُوا بَيْنَهَا) أي بین الصفوف ای لا تفصلوا بین الصفوف فصلاً كثيراً

قد صرح الحنفية بشرطية اتحاد المكان لجواز الصلاة۔ (بذل الجہود: 4/334)

شراحین نے مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں یہ بھی فرمایا ہے کہ دو صفوں کے بیچ میں

ایک صف قائم ہونے کی جگہ نہ ہو۔ اس تشریح کے مطابق دو صفوں کے درمیان میں پانچ چھ

فٹ تک کے فاصلے کی گنجائش ہو سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ (وَقَارِبُوا بَيْنَهَا) أي بین

الصفوف، بحيث لا یسع بین صفین صف آخر۔ (مرقاۃ المفاتیح: 3/157)

اقتدا کے لیے صرف امام کی آواز کا سننا یا اسے دیکھنا کافی نہیں، بلکہ امام اور مقتدی

کے مکان کا متحد ہونا بھی شرط ہے، خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً۔ حقیقتاً یعنی مسجد کے اندر ہی اقتدا ہو اور

حکماً یعنی اگر صفیں متصل مسجد سے لے کر صحن اور صحن سے آگے بھی جائیں تو اقتدا درست

ہوگی، کیوں کہ اتصال کی وجہ سے مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا۔ اس کے لیے یہ بھی ضروری

ہے کہ امام کی حالت مشتبہ نہ ہو یعنی ارکان کے انتقالات (رکوع، سجدہ وغیرہ) واضح ہوں، لیکن اگر متصل نہ ہو اور درمیان میں دو صفوں کا فاصلہ رہ جائے یا اتنا فاصلہ ہو کہ اس میں چار پہیہ گاڑی (کار وغیرہ) آسانی سے گزر جائے تو اقتدا درست نہیں ہوگی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر ہو یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتدا درست نہیں ہے۔ عن عمر أنه قال في الرجل يصلي بصلاة الإمام إذا كان بينهما نهر أو طريق أو جدار فلا يأتهم به. [کنز العمال: 22913]

درمختار میں ہے: (اونہر تجری فیہ السفن) ولو زور فأولوفی المسجد یعنی جس نہر میں کشتی چل سکتی ہو، وہ اقتدا میں مانع ہے، خواہ وہ (کشتی) صغیر ہو اور خواہ (نہر یا حوض) مسجد میں ہو۔ [درمختار: 2/331] نیز شامی میں ہے: واما البركة او الحوض - الی قوله - ان الحوض الكبير المذكور فی کتاب الطهارة یمنع: ای مالہ متصل الصفوف حوله، کما یأتی۔ تالاب یا بڑا حوض (یعنی شرعی دہ دردہ حوض) درمیان میں ہو اور صفیں متصل نہ ہوں تو اقتدا میں مانع ہے۔ [فتاویٰ شامی: 2/331، ریاض]

یعنی مسجد یا میدان میں اگر امام اور مقتدی کے درمیان یا دوسری صفوں کے درمیان پانی کا چشمہ یا حوض یا کوئی اور ایسا ہی حائل یا خالی جگہ ہو تو اگر وہ دہ دردہ (یعنی شرعی حوض) ہے تو اقتدا کا مانع ہے، جب کہ اس کے اردگرد لوگ کھڑے ہو کر، صفیں متصل نہ ہو گئی ہوں، اور اگر اس حوض وغیرہ کے اردگرد یعنی دائیں بائیں لوگ کھڑے ہو کر، صفیں ہو جائیں، تو اُس کے بعد والوں کی نماز درست ہو جائے گی۔ اور اگر وہ حوض وغیرہ چھوٹا یعنی دہ دردہ سے کم ہو تو مانع اقتدا نہیں، خواہ اُس کے دائیں بائیں لوگ کھڑے نہ ہوئے ہوں۔ [عمدة الفقه: 2/196]

جب مسجد میں موجود ہوتے ہوئے صفوں میں ایسا فاصلہ ہونے کی صورت میں  
افتدا درست نہیں، تو آن لائن یا صرف اسپیکر کی آواز پر افتدا کیسے درست ہو سکتی ہے؟



(۴)

## اعتکاف کی سنت

لغت میں اعتکاف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں یعنی کسی جگہ میں ٹھہرنا اور اپنے آپ کو اس میں روکنا۔ شریعت کی اصطلاح میں اعتکاف کے معنی 'مسجد میں ثواب کی نیت سے ٹھہرنا ہیں، یعنی مرد کا ایسی مسجد۔ جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو، یا امام اور مؤذن مقرر ہوں اور عورت کا اپنے گھر کے کسی حصے۔ میں ثواب کی نیت سے ٹھہرنا۔ هولغة: اللبث وشرعاً: لبث بفتح اللام وتضمن المكث ذكر ولو مميزا في المسجد جماعة هو ماله امام ومؤذن أدیت فيہ الخمس أولاً... أولبث امرأة في مسجد بيتها۔ [درمختار مع رد: 3/381، ہندیہ: 1/211]

## لاک ڈاؤن اور اعتکاف کی سنت

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، بستی میں سے بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمے سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔ وقیل سنة علی الکفایة حتی لو ترک أهل بلدة بأسرهم یلحقبم الاساء، والافلاک التاذین۔ [مجمع الانہر: 1/255]

اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں بھی ایک دو لوگ مسجد میں اس سنت جاری رکھیں۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد کے قرب و جوار میں رہنے والے ایک دو صحت مند نوجوان اس کے لیے بہ رضا و رغبت تیار ہو جائیں، تاکہ اہل خانہ کے لیے ان کی ضروریات کا خیال رکھنا بھی آسان ہو۔

## خواتین کے اعتکاف کرنے سے مسجد کی سنت ادا نہیں ہوگی

عورتوں کے لیے بھی اعتکاف مسنون ہے، جس طرح مردوں کے لیے مسنون ہے، لیکن اعتکاف کے سلسلے میں مسجد کا جو حق ہے، وہ خواتین کے اعتکاف سے ادا نہیں ہو سکے گا، اس لیے کہ وہ گھر میں اعتکاف کریں گی اور عورتوں کے لیے مسجد کے گوشے میں بھی اعتکاف کرنا مکروہ ہے، ویکرہ فی المسجد ای تنزیہا۔ [الدر المختار مع رد المحتار: 3/429]

خواتین کے حق میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں نماز کے لیے جس جگہ کو مخصوص کر رکھا ہو، اسی میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہر جائے، اگر مخصوص نہ کیا ہو تو اب کسی خاص حصے کو مخصوص کر لے۔ لبت امرأة فی مسجد بیتھا۔ [ایضاً: 1/155]

## رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت

امہات المؤمنین، زوجہ نبی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھالیا، پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. [بخاری: 2026، ابواب الاعتكاف، باب: الاعتكاف في العشر الاواخر، اخرجہ مسلم: 1172]

رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ نے سفر کیا تو اُس کے اگلے سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ

عَنْكَفٍ: كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا. [ابن ماجہ: 1770، کتاب الصیام، باب: ماجاء فی الاعتکاف، ابوداؤد: 2463]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی تحریر فرماتے ہیں کہ اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ معتکف کی مثال اُس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ اتنے میری درخواست قبول نہ ہو، ہٹنے کا نہیں۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے

یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اگر حقیقت یہی حال ہو تو سخت سے سخت دل والا بھی پسپتا ہے اور اللہ جل شانہ کی کریم

ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے، بلکہ بے بہانہ مرحمت فرماتے ہیں۔

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے

در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے



خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیہ احوال

کہ آگ لینے کو جائیں پیسیری مل جائے

اس لیے جب کوئی شخص اللہ کے دروازے پر دنیا سے منقطع ہو کر جا پڑے، تو اُس

کے نوازے جانے میں کیا تا مل ہو سکتا ہے اور اللہ جل شانہ جس کا اکرام فرمادیں، اُس کے

بھر پور خزانوں کا بیان کون کر سکتا ہے۔ [فضائلِ رمضان: 50]

## اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا اصل مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِزُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. [بخاری: 2020، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر، اخرجہ مسلم: 1169]



(۵)

## شب قدر اور آخری عشرہ

رمضان المبارک کا ہر لمحہ قیمتی ہے، لیکن آخری عشرے کی تو بات ہی اور ہے۔ یہی سبب ہے کہ جب (رمضان المبارک کا) آخری عشرہ آجاتا تو حضرت نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھ لیتے، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيَّقَظَ أَهْلَهُ. [بخاری: 2024، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: العمل فی العشر الاواخر من رمضان، اخرجہ مسلم:

[1174

تہبند مضبوط باندھنا گویا عبادت کے لیے کمر کسنا اور عورتوں سے دور رہنے کے لیے کنایہ ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اتنی ریاضت کرتے تھے کہ اس کے علاوہ اور دنوں میں اتنی ریاضت نہیں فرماتے تھے۔ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. [مسلم: 1175، کتاب الاعتكاف، باب: الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان]

اس عشرے میں سب سے اہم چیز شب قدر ہے، اسی کے لیے اعتکاف بھی مشروع ہوا۔ یہ رات تمام راتوں سے افضل ہے اور قرآن مجید میں مکمل ایک سورۃ اس کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔

## شب قدر کی فضیلت قرآن مجید میں

ارشادِ ربانی ہے: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنْزِيلُ الْمَلِكِ وَالرُّوحُ فِيهَا يَأْتِينَ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ○ سَلَّمَ تَشَاهِي حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○﴾ ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے، اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا چیز ہے؟ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (جبرئیل) اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ وہ رات سراپا سلامتی ہے، فجر کے طلوع ہونے تک۔ [سورہ قدر: 1-5]

## شب قدر میں عبادت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ محض ثواب کی نیت سے عبادت میں گزارے، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [بخاری: 35، کتاب الایمان، باب: قیام لیلۃ القدر من الایمان، اخرجه مسلم: 759 باختلاف بلفظ]

## شب قدر کی عبادات

اس شب میں حسبِ توفیق کوئی بھی عبادت کی جاسکتی ہے، احادیثِ شریفہ میں اس رات میں کرنے کے لیے کوئی خاص عمل نہیں بتایا گیا، سوائے ایک دعا کے۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اگر میں شبِ قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح دعا کرو اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ اے اللہ! آپ بہت معاف فرمانے والے اور معافی کو پسند فرمانے والے ہیں، پس مجھے بھی معاف فرما دیجیے۔ قلت یا رسول اللہ ﷺ! آریٰ ان علمت لیلۃ القدر ما أقول فیہا؟ قال: قولی: اللّٰهم الخ۔ [ترمذی: 3513، کتاب الدعوات، ابن ماجہ: 3850، نسائی: 872]

امام نوویؒ فرماتے ہیں: شبِ قدر میں بکثرت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن یا دیگر ماثور دعاؤں میں مشغول رہنا بھی مستحب ہے۔ نیز امام شافعیؒ نے ایک بہت پیاری بات ارشاد فرمائی ہے جس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں، وہ یہ کہ دن میں بھی اسی طرح کوشش و محبت سے دعا وغیرہ میں مشغول رہنا چاہیے، جس طرح رات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ اس رات میں مسلمانوں کی مہمات و مشکلات کی آسانی کے لیے بھی دعا کرے، کیوں کہ صالحین اور اللہ تعالیٰ کے عارفین بندوں کا شعار رہا ہے۔ يستحب أصحابنا رحمہم اللہ: يستحب أن یکثر فیہا من هذا الدعاء، ویستحب قراءة القرآن وسائر الأذکار والدعوات المستحبة فی المواطن الشریفة۔۔۔ قال الشافعی ءالْحَمْدُ لِلَّهِ: أَسْتَحْبُّ أَنْ یكون اجتهاد فی یومها کاجتهاده فی لیلتها، هذا نصة: ویستحب أن یکثر فیہا من الدعوات بمہمات المسلمین، فهذا شعار الصالحین وعباد اللہ العارفين، وباللہ التوفیق۔ [کتاب الأذکار، ص: 154]

## لاک ڈاؤن میں شبِ قدر کیسے گزاریں

عام حالات کے متعلق علما نے لکھا ہے کہ بعض جگہ شبِ قدر میں لوگ جمع ہو کر (اجتماعی طور پر) شبِ بیداری کا خاص اہتمام کرتے ہیں، ایسا کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔

اتفاقاً اگر دو چار آدمی جمع ہو جائیں تو اور بات ہے۔ بہ طور خود ہر شخص حسبِ ہمت عبادت میں مشغول رہے، اس طرح خاص اہتمام اور انتظام خلافِ شرع ہے۔ [اصلاح الرسوم: 50] اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں اس بات کا مزید خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

## شبِ قدر کی تلاش

شبِ قدر کب ہوتی ہے؟ اس بابت احادیث و اقوال مختلف ہیں:

□ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو آدمی لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اُسے آخری عشرے میں تلاش کرے۔ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا، فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. [مسلم: 1165، کتاب الصيام، باب: فضل لیلۃ القدر]

□ اگر پورے عشرے میں شبِ قدر کی تلاش ممکن نہ ہو تو کم سے کم طاق راتوں میں

اس سے غفلت نہ برتی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. [بخاری: 2017، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر، اخرجه مسلم: 1169 بدون لفظ - الوتر]

□ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ

القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، پس اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو یا عاجز ہو تو

آخری سات راتوں میں سستی نہ کرے۔ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي. [مسلم: 1165، کتاب الصیام، باب: فضل لیلۃ القدر]

□ ابوسلمہ کہتے ہیں، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ جو میرے دوست تھے، اُن سے پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا: ہم نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس کی صبح کو باہر نکلے اور ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: مجھے شبِ قدر دکھائی گئی تھی، پھر میں اُسے بھول گیا یا یہ فرمایا کہ بھلا دیا گیا۔ اب اُسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لیے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے، واپس ہو جائے۔ ہم لوٹ گئے۔ آسمان میں بدلی کا کوئی ٹکڑا بھی ہم کو نظر نہیں آ رہا تھا، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مسجد کی چھت سے پانی بہنے لگا، جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز پڑھی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی پیشانی میں مجھے مٹی کا اثر دکھائی دیا۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَخَطَبْنَا، وَقَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا أَوْ نُسِيَتْهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوُتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَشْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي

السَّمَاءِ فَرَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ، حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّحْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [بخاری: 2016، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر، اخرجہ مسلم: 1167]

□ ایک حدیث میں شبِ قدر کو آخری عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت نبی کریم ﷺ (اپنے معتکف سے) باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں۔ دریں اثنا دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے نکلا تھا کہ تمہیں شبِ قدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے، اس لیے اس کا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا، اور ممکن ہے کہ اس میں تمہارے لیے بہتری ہو، اس لیے اسے آخری عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرَ الْكُمِّ، فَالْتَمَسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ. [بخاری: 2023، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: رفع معرفۃ لیلۃ القدر لتلاحی الناس]

□ ایک حدیث میں ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو؛ یہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے۔ اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ

اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔  
 التمسوها في العشر الاواخر فإنها في وتر في إحدى وعشرين، أو ثلاث وعشرين،  
 أو خمس وعشرين، أو سبع وعشرين، أو تسع وعشرين، أو آخر ليلة، فمن قامها  
 إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر. [کنز العمال: 24040]

□ ایک حدیث میں ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر

چوبیسویں رات ہے۔ لیلۃ القدر لیلۃ أربع وعشرين. [کنز العمال: 24048]

ترمذی شریف میں ہے: اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر  
 بن عبد اللہ، ابن عمر، فلطان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبد اللہ بن انیس، ابوبکرہ، ابن عباس،  
 بلال، اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ  
 شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت نبی کریم ﷺ  
 سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، پچیسویں، اسیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام  
 شافعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، لیکن میرے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ  
 حضرت نبی کریم ﷺ سے جس طرح کا سوال کیا جاتا، آپ اُس طرح کا جواب دیا کرتے  
 تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں، تو آپ ﷺ فرماتے: اس میں  
 تلاش کرو۔ لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور  
 فرماتے کہ ہمیں حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کی علامات بتائی تھیں، ہم نے اُسے گن کر یاد  
 کر لیا۔ اور ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَابْنِ عُمَرَ، وَالْفَلْتَانَ بْنَ عَاصِمٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَبِلَالَ، وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ. قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَوْلُهَا بِجَاوِرٍ يُعْنِي يَعْتَكِفُ، وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: التَّمَسُّوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وَتِرٍ. وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: أَنَّهَا لَيْلَةٌ أَحَدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةٌ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ وَخَمْسِينَ وَعِشْرِينَ وَسَبْعَ وَعِشْرِينَ وَتِسْعَ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عِيْسَى: قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَانَ هَذَا عِنْدِي وَاللَّهِ أَغْلَمُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُجِيبُ عَلَيَّ نَحْوَمَا يُسْأَلُ عَنْهُ، يُقَالُ لَهُ: نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا، فَيَقُولُ: التَّمَسُّوهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا، قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ أَحَدَى وَعِشْرِينَ. قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدَّرُوِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ وَعِشْرِينَ، وَيَقُولُ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِهَذَا. [ترمذی: 792، کتاب الصوم، باب: ما جاء في ليلة القدر]



(۶)

## کلمہ طیبہ کی کثرت

استقبالِ رمضان میں صحیح ابن خزمیہ کے حوالے سے جو حدیث پیش کی گئی، اُس میں ہے کہ رمضان المبارک میں کلمہ طیبہ کی کثرت کرنی چاہیے۔ اس لیے یہاں کلمہ طیبہ کے فضائل پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

□ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! انھوں نے عرض کیا: لبتیک وسعدیک اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انھوں نے عرض کیا: لبتیک وسعدیک اے اللہ کے رسول! تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اُس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ حضرت معاذ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں، تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم انھیں اس کی خبر کر دو گے تو لوگ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور عمل سے باز رہیں گے۔

حضرت معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اس خوف سے بیان کر دی کہ کتمانِ علم پر مواخذہ نہ ہو جائے۔ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعَدَتِكَ،

قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبَشِرُوا، قَالَ: إِذَا يَتَكَلَّمُوا، وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا. [بخاری: 128، کتاب العلم، باب: من خص بالعلم تو ما دون قوم، اخرجہ مسلم: 32]

## اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہنے والا اللہ تعالیٰ کے قلعے میں ہوگا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ فرما رہے تھے کہ میں نے جبریل سے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اے میرے بندو! جو میرے پاس اس حال میں آیا کہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے رہا ہو، وہ میرے قلعے میں داخل ہو جائے گا، اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا، وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ حدیثی

أبي علي بن أبي طالب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: سمعت جبريل يقول؛ قال الله عز وجل: أنا الله الذي لا إله إلا أنا يا عبادي فمن جاء منكم بشهادة أن لا إله إلا الله بالإخلاص دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عذابي. [کنز العمال: 1422]

## اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت کا باعث

ایک حدیث میں ہے: کسی بندے نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اور اُس کو کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا، لہذا جب وہ بارگاہ الہی میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے کہنے والے کی طرف نظر فرماتے ہیں اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی اپنے کسی

توحید پرست کی طرف نظر فرمائیں تو رحمت کی نظر فرماتے ہیں۔ ماقال عبد لا إله إلا الله  
مخلصا إلا صعدت لا يردھا حجاب وإذا وصلت إلى الله تعالى نظر الله إلى قائلها  
وحق على الله أن لا ينظر إلى موحد إلا رحمه. [کنز العمال: 181]

## آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص  
اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے، اُس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے  
ہیں، یہاں تک کہ وہ (کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کہنے والا  
کبار سے بچتا رہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا قَالَ  
عَبْدٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطُ مَخْلَصًا إِلَّا افْتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا  
اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ. [ترمذی: 3590، کتاب الدعوات، باب: دعاء ام سلمہ، سنن کبریٰ نسائی: 10669]

## اخلاص کے ساتھ کلمے کی برکت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جس نے اخلاص کے ساتھ  
لا الہ الا اللہ کہا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ دریافت کیا گیا: اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: وہ  
کلمہ تمہیں اللہ کی حرام کردہ اشیا سے روک دے۔ من قال لا إله إلا الله مخلصا دخل الجنة  
قیل وما اخلاصها قال أن تحجزه عن محارم الله. [کنز العمال: 205]

## صبح و شام کلمے کی برکت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے صبح کے وقت لا الہ الا اللہ کہا،

پھر شام کے وقت بھی کہا، تو ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے: آخری کلمے کو پہلے کے ساتھ ملاؤ اور دونوں کے درمیان جو بھی (صغیرہ گناہ) ہو، اُس کو چھوڑ دو۔ من قال: لا إله إلا الله صباحاً، ثم قالها مساءً، نادى مناد من السماء ألا أقروا الآخرة بالأولى، ثم ألقوا ما بينهما. [کنز العمال: 3592]

## اسلام کی تازگی کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! لا الہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ اسلام کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عن أبي هريرة عن النبي ﷺ، قال: يا أبا هريرة! جدد الإسلام أكثر من شهادة أن لا إله إلا الله. [کنز العمال: 3936]

## قیامت میں میزانِ عمل بھاری ہو جائے گا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ استغفار کے وقت تمہارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں، جس شخص نے سچی نیت کے ساتھ استغفار کیا اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو جاتا ہے، جس نے مجھ پر درود بھیجا، قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ عن أبي بكر قال سمعت النبي ﷺ في حجة الوداع يقول: إن الله عز وجل وهب لكم ذنوبكم عند الاستغفار، فمن استغفر بنية صادقة غفر له، ومن قال: لا إله إلا الله، رجح ميزانه، ومن صلى علي كنت شفيعه يوم القيامة. [کنز العمال: 44269]



أظهر البكاء، فسألته عن السبب، فقال: أرى أمي في العذاب، فوهبت في باطني ثواب التهليل المذكورة لها، فضحك، وقال: انى أراها الآن في حسن المآب. قال الشيخ: فعرفت صحة الحديث بصحة كشفه، وصحة كشفه بصحة الحديث. [مرقاة المفاتيح: 3/200، دار الكتب العلمية، بيروت]



(۷)

## استغفار کی کثرت

’استقبالِ رمضان‘ میں پیش کردہ حدیث کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے استغفار بھی کرنا چاہیے۔ ویسے بھی اپنے گناہوں پر استغفار کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ دو صورتوں میں اپنے بندوں کو عذاب نہیں دیتا۔ پہلی صورت یہ کہ اُس کا نبی امت میں موجود ہو، دوسری یہ کہ امت استغفار میں مشغول ہو۔ اپنے نبی سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُن کو اس حالت میں عذاب دے، جب کہ آپ اُن کے درمیان موجود ہوں، اور اللہ تعالیٰ اس حالت میں بھی اُن کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔ [الانفال: 33]

### دوا من

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دوا من اتارے، ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (۱) اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے (۲) اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو اُن میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آمَاتَيْنِ لِأُمَّتِي وَمَا

كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. [الانفال: 33] ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾. [ایضاً] فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ لِاسْتِغْفَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [ترمذی: 3082، کتاب تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الانفال]

## توبہ واستغفار کرنے والوں کی تعریف

توبہ واستغفار کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبًا كَأَنَّهُ إِصْرُ وَاعِلٍ وَعَالِي مَأْفَعْلُوًا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ [آل عمران: 135]

## استغفار سے دل صاف ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر توبہ کرے اور آئندہ کے لیے اُس سے باز آجائے اور استغفار کرے تو اُس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے اور دھبہ دور ہو جاتا ہے۔ اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مِمَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾۔ [المطففين: 14] یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ،

فَإِنْ زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾. [ابن ماجہ: 4244، کتاب الزہد، باب: ذکر الذنوب، ترمذی: 3334]

## استغفار کی برکت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کیا (یعنی دل سے ندامت کے ساتھ گناہ سے توبہ کی) اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا، اگرچہ دن بھر میں اُس سے ستر مرتبہ گناہ سرزد ہو جائے۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَصْرَّ مَنْ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً. [ابوداؤد: 1514، کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، ترمذی: 3554]

## سب سے زیادہ نجات دینے والی چیز

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم استغفار کی کثرت کر سکتے ہو تو دریغ نہ کرو، کیوں کہ اللہ کے یہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكْثُرُوا مِنَ اسْتِغْفَارِ فَافْعَلُوا، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَنْجَحَ عِنْدَ اللَّهِ وَلَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ. [کنز العمال: 2080]

## دنیا میں ذلت سے اور آخرت میں دوزخ سے بچاؤ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار کی کثرت کرو، یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔ أَكْثَرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالِاسْتِغْفَارِ فَإِنَّهُمَا أَمَانٌ فِي الدُّنْيَا مِنَ الذُّلِّ وَفِي الْآخِرَةِ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ. [کنز العمال: 28152]

## ہر سنی سے نکلنے کا راستہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
جو استغفار کرنے کو اپنے اوپر لازم کر لے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ  
پیدا فرمادے گا اور ہر غم سے نجات دے گا اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرمائے گا، جہاں سے  
اُس کو گمان بھی نہ ہوگا۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ  
الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا  
يَحْتَسِبُ. [ابوداؤد: 1518، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ابن ماجہ: 3819]

## لوگوں کے لیے ستائیس مرتبہ استغفار کی فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس بار  
اللہ سے استغفار کیا، اسے مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا، جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اُن  
کی برکت سے اہل زمین کو روزی ملے گی (تو آپ سوچے کہ خود ایسا کرنے والے کو کتنی روزی ملے  
گی؟)۔ مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعًا وَعَشْرِينَ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ مِائَتُ سِتِّينَ مِائَةً. [کنز العمال: 2068، مجمع الزوائد: 10/210]

جب ستائیس مرتبہ پر پڑھنے پر اتنی بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے تو اندازہ کیجیے کہ  
اخلاص کے ساتھ جب کثرت سے استغفار کیا جائے گا تو وہ فیاض داتا کتنے عظیم اجر سے  
نوازے گا۔ اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں خصوصیت سے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔  
اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ استغفر اللہ کے بجائے نستغفر اللہ کہیں اور نیت پوری  
امت کی طرف سے استغفار کی ہو۔ □

(۸)-(۹)

## جنت طلب کرنا، دوزخ سے پناہ مانگنا

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہی کیا ہیں کہ بارگاہِ ربِّ ذوالجلال میں جنت طلب کریں۔ یہ بات تو درست ہے کہ ہمارے پاس ایسا کوئی عمل نہیں، جس کے عوض اُس سے جنت طلب کی جائے، لیکن کریم داتا کے محض فضل سے جنت کا سوال کرنا ہم پر لازم ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ شریفہ میں اس کی تاکید آئی ہے۔

کامیابی کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ رُزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ ہر جان دار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب کو (تمہارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے۔ پھر جس کسی کو دوزخ سے دور ہٹا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ صحیح معنی میں کامیاب ہو گیا، اور یہ نبوی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔ [آل عمران: 185]

## جنت طلب کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی صلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو جس نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہے، اُس کو جنت دوں گا اور جس نے جہنم سے پناہ مانگی ہوگی، اُس کو جہنم سے پناہ دوں گا۔ یقول اللہ تعالیٰ: انظروا

في ديوان عبدي، فمن رأيتموه سألني الجنة أعطيته، ومن استعاذ بي من النار أعدته. [کنز العمال: 3164]

## ہر نماز کے بعد جنت طلب کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس اس پر! کیا اس کے لیے اچھا نہ ہوتا اگر یہ اللہ سے جنت کا سوال کر لیتا؟ اسی طرح جب بندہ نماز پڑھ کر جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتا تو جہنم کہتی ہے: افسوس اس پر! کیا اس کے لیے اچھا نہ ہوتا، اگر یہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا؟

إذا صلى العبد فلم يسأل الله الجنة قالت الجنة: يا ويح هذا أما كان ينبغي له أن يسأل الله الجنة؟ وإذا لم يتعوذ من النار، قالت النار: يا ويح هذا أما كان ينبغي له أن يتعوذ بالله من النار. [کنز العمال: 3484]

ابوصالح آپ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: تم نماز کے بعد خیرہ میں کیا کہتے ہو (یعنی کیا دعا کرتا ہو)؟ اُس نے کہا: پہلے میں تشهد پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا کرتا ہوں: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ لیکن میں ٹھیک سے آپ کی آواز نہیں سن پاتا ہوں اور نہ ہی معاذ کی (جو ہماری امامت کرتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اُس جنت کے گرد گھومتے ہیں (یعنی ہماری دعائیں کچھ اسی طرح ہوتی ہوتی ہیں)۔ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ، وَأَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أَحْسِنُ دُنْدَنْتَكَ وَلَا دُنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَوْلَهَا نُدُنْدُنٌ. [ابوداؤد: 792، کتاب الصلاة، باب: تخفيف الصلاة، ابن ماجہ: 910]

عن ابی ہریرۃ

## قرآن مجید کی تلاوت کے وقت

﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ یعنی وہ لوگ اس (کتاب اللہ) کی تلاوت کرتے ہیں، جیسا اُس کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا جب جنت کے ذکر پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے اور جب جہنم کے تذکرے پر پہنچے تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگے۔ عن عمر في قوله تعالى: ﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ قال: إذا مر بذكر الجنة سأل الله الجنة، وإذا مر بذكر النار تعوذ بالله من النار. [کنز العمال: 4230]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قرآن سیکھو اور اُس کی بدولت اللہ سے جنت کا سوال کرو، قبل اس کے کہ وہ قوم آجائے جو اُس کی بدولت دنیا کا سوال کرے گی۔ قرآن پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں: ایک وہ جو اس کے ساتھ دوسروں پر فخر و غرور کرتا ہے، دوسرا وہ جو اس کے ذریعے کھاتا ہے، تیسرا وہ جو اسے محض اللہ کے لیے پڑھتا ہے۔ تعلموا القرآن واسألوا الله به الجنة قبل أن يتعلمه قوم يسألون به الدنيا فإن القرآن يتعلمه ثلاثة نفر رجل يباهي به ورجل يستأكل به ورجل يقرأه الله. [کنز العمال: 2379]

## رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی ایک دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اُن کو یہ دعا سکھائی تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا۔ اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں؛ جو جلدی ملنے والی ہیں اور جو دیر میں ملنے والی ہیں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اور میں اُن تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر اُس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اُس قول و عمل کا جو جنت کے قریب کر دے۔ میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اُس قول و عمل سے جو اُس کے قریب کر دے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر فیصلے کو جو تو نے میرے لیے کیا ہے، میرے حق میں بہتر کر دے۔ عَن عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي

خَيْرًا۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: 29957، کنز العمال: 3610]

## جنت اور جہنم بنی آدم کی پکار سنتی ہیں

حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلیٰ التیمی نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم دونوں بنی آدم کی پکار سنتی ہیں، پس جب آدمی جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ میں داخل فرما۔ جب وہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ سے اپنی پناہ میں لے لے۔ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّمِيمِيِّ، قَالَ: الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَفِتْنَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ فِيَّ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ قَالَتْ: اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: 30428، کنز العمال: 3219]

## تین مرتبہ جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ چاہنے کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگ لے، جہنم خود کہتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو مجھ سے بچالے۔ اور جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کر لے، جنت خود کہتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو مجھ میں داخلہ عطا فرمادے۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنْ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَارٍ إِلَّا قَالَتْ النَّارُ لِلَّهِمَّ أَجِرْهُ مِنِّي وَلَا يَسْأَلِ الْجَنَّةَ إِلَّا قَالَتْ الْجَنَّةُ لِلَّهِمَّ ادْخِلْهُ إِنِّي أَيْ۔ [کنز العمال: 3720]

## جب نماز میں جنت یا جہنم کے ذکر سے گزرے

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں جہنم کے ذکر سے گزرے تو (دل ہی دل میں) جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جب جنت کے ذکر سے گزرے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ بِذِكْرِ النَّارِ، فَلْيَسْتَعِذْ

بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، وَإِذَا مَرَّ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ، فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: 6093]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو اس وقت (بغیر زبان ہلائے دل میں) کہو: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: 8053]

## جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے میں مبالغہ نہ کرے

حضرت ابن سعید سے روایت ہے، ایک مرتبہ میں یوں دعا کر رہا تھا: اے اللہ میں تجھ سے جنت طلب کرتا ہوں اور اُس کی نعمتوں اور لذتوں کا خواست گار ہوں جو ایسی اور ویسی ہوگی۔ اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں، اُس کی زنجیروں سے اور اس کے طوتوں سے اور ایسی اور ویسی بلاؤں سے۔ میرے والد نے فرمایا: بیٹے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعاؤں میں مبالغے سے کام لیا کریں گے، کہیں تم انھی میں سے نہ ہو۔ جب تمہیں جنت مل جائے گی تو اُس کی تمام نعمتیں اور لذتیں خود ہی حاصل ہو جائیں گی اور جب جہنم سے نجات مل جائے گی تو اُس کی تمام تکلیفوں سے خود بہ خود چھٹکارا مل جائے گا (لہذا اس تفصیل اور مبالغے کی کیا ضرورت ہے؟)۔ عَنْ ابْنِ لَسْعِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلْسَلِهَا وَأَغْلَالِهَا، وَكَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدَّعَاءِ فَإِنَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ،

إِنَّكَ إِن أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنْ الْخَيْرِ، وَإِنْ أُعْذتَ مِنَ النَّارِ أُعْذتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنْ الشَّرِّ. [ابوداؤد: 1480، کتاب الوتر، باب: الدعاء]



(۱۰)

## قرآن مجید کی تلاوت

رمضان المبارک کو کلام الہی کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اسی وجہ سے تلاوت کی

کثرت اس مہینے میں منقول ہے اور مشائخ کا معمول۔ [فضائل رمضان: 8]

### کلام الہی اور ماہ رمضان

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى

لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا

گیا، جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و

باطل کے درمیان دو ٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں۔ [البقرہ: 185] نیز سورہ قدر میں فرمایا: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ [القدر: 1]

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحف

ابراہیم علیہ السلام رمضان کی تیسری تاریخ میں، تورات چھٹی تاریخ میں، انجیل تیرھویں تاریخ

میں، زبور اٹھارھویں تاریخ میں اور قرآن مجید چوبیسویں تاریخ میں نازل ہوا۔ انزلت

صحف ابراہیم فی ثلاث لیلال مضین من شہر رمضان، وأنزلت توراہ موسیٰ علیہ

السلام فی ست لیلال مضین من شہر رمضان، وأنزل الانجیل عیسیٰ علیہ السلام فی

ثلاث عشرة لیلة مضت من شہر رمضان، وأنزل زبور داود علیہ السلام فی ثمانی

عشرة لیلة مضت من شہر رمضان، وأنزل الفرقان علی محمد ﷺ فی الرابعة و

العشرین من شہر رمضان۔ [الغنیۃ الطالین: 9-2/8]

حدیث مذکور میں پچھلی کتابوں کا نزول جس تاریخ میں ذکر کیا گیا ہے، اسی تاریخ میں وہ کتابیں پوری کی پوری انبیا پر نازل کر دی گئی ہیں، قرآن کریم کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ رمضان کی ایک رات میں پورا کا پورا لوح محفوظ سے سماے دنیا پر نازل کر دیا گیا، مگر نبی کریم ﷺ پر اس کا نزول تینیس سال میں رفتہ رفتہ ہوا۔ رمضان کی وہ رات جس میں قرآن نازل ہوا، قرآن ہی کی تصریح کے مطابق شب قدر تھی ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾۔

مذکورہ صدر حدیث میں اس کو چوبیس رمضان کی شب بتلایا ہے اور حضرت حسن کے نزدیک چوبیسویں شب شب قدر ہوتی ہے۔ اس طرح یہ حدیث آیت قرآن کے مطابق ہو جاتی ہے اور اگر یہ مطابقت نہ تسلیم کی جائے تو بہر حال قرآن کریم کی تصریح سب پر مقدم ہے، جو رات بھی شب قدر ہو، وہی اس کی مراد ہوگی۔ [معارف القرآن: 1/448]

## رسول اللہ ﷺ کا مبارک معمول

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں حضرت نبی کریم ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ انھیں قرآن کریم سناتے تھے۔ کان النبی ﷺ أجود الناس بالخير، و كان أجود وما يكون في رمضان، حين يلقاه جبريل، وكان جبريل عليه السلام يلقاه كل ليلة في رمضان حتى ينسلخ، يعرض عليه النبی ﷺ القرآن، الحديث۔ [بخاری: 1902، مسلم: 2308]

## رمضان المبارک میں تلاوت کا ثواب

حدیث شریف میں ہے کہ ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے یعنی جو عمل بھی ماہ رمضان میں کیا جائے وہ غیر رمضان

کے عمل سے ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی رمضان المبارک کے مہینے میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو اُسے اس کے بدلے سات سو نیکیاں ملیں گی اور اگر کوئی مسجد حرام میں اس مبارک مہینے میں ایک حرف کی تلاوت کرے گا، اُسے ستر لاکھ نیکیاں ملیں گی اور جو شخص پورا قرآن وہاں ختم کر لے، اُس کا ثواب ۳۳ کھرب، ۸۵ رارب اور ۱۸ کروڑ ہو جائے گا۔

[مستفاد از فضائل حفظ قرآن: 83]

## اسلاف کا معمول

رمضان آتا تو حضرت سفیان ثوریؒ تمام نفلی عبادات سے الگ ہو کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو جاتے۔ کان سفیان الثوری اذا دخل رمضان ترک جمع العبادة وأقبل علی قراءة القرآن۔ حضرت امام نخعیؒ پورے رمضان میں ہر تین دن میں ایک قرآن کریم ختم فرماتے اور آخری عشرے میں ہر رات میں ایک ختم فرماتے تھے۔ وکان النخعی رضی اللہ عنہ یفعل ذلک فی العشر الأواخر منه خاصة، وفي بقية الشهر فی ثلاث۔ حضرت قتادہؒ عام دنوں میں ہر سات دن میں ایک ختم فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں ہر تین دن میں ایک ختم فرماتے تھے اور آخری عشرے کی ہر رات میں ایک قرآن کریم ختم فرماتے تھے۔ کان قتادة یختم القرآن فی کل سبع لیال مرة، فاذا جاء رمضان ختم فی کل ثلاث لیال مرة، فاذا جاء العشر ختم فی کل لیلة مرة۔ [نداء الریان: 199-198/1]

یہی معمول ہمارے اکابر علمائے دیوبند کا بھی تھا۔ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: حضرت اقدس مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے

کلام مجید سنتے رہتے تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ کے یہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن و رات تلاوت ہی کا ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی۔ بعض مخصوص خدام کو صرف اتنی اجازت ہوتی تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر حضرت سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں، اتنی دیر حاضر خدمت ہو جایا کریں۔ [فضائل رمضان: 8]

خود شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کا برسہا برس یہی معمول رہا، تحریر فرماتے ہیں: ۱۳۳۸ھ سے ماہ مبارک میں ایک قرآن روزانہ پڑھنے کا معمول شروع ہوا تھا، جو تقریباً ۱۳۸۰ھ تک رہا ہوگا بلکہ اس کے بھی بعد تک۔۔۔ اللہ کے انعام و فضل سے ساہا سال یہی معمول رہا، اخیر زمانے میں بیماریوں نے چھڑا دیا۔ [آپ بیتی: 68-67/2]

## کثرتِ تلاوت پر اشکال اور اس کا جواب

بعض لوگوں کو اس قدر تلاوتِ کلام پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ یہ ممکن ہی کیسے ہے؟ جب کہ انسان کے ساتھ بہت سی ضروریات ہر وقت لگی ہوئی ہیں، اس کا جواب 'برکت' ہے، جو معترضین کی زندگیوں میں موجود نہیں۔ دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حدیث میں ہے: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقْلٍ مِنْ ثَلَاثٍ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کیا، وہ اُسے سمجھ نہیں سکا۔ [ابوداؤد: 1394، ترمذی: 2949، ابن ماجہ: 1347] لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ تفقہ اور تلاوت میں فرق ہوتا ہے۔

نیز علامہ طیبی فرماتے ہیں: یہاں مراد یہ ہے کہ جس شخص نے تین دن یا تین رات سے کم میں قرآن ختم کیا، وہ قرآن کے ظاہری معنی تو سمجھ سکتا ہے لیکن قرآن کے حقائق و

معارف اور دقائق و نکات تک اس کی رسائی نہیں ہوتی، کیوں کہ ان چیزوں کو سمجھنے کے لیے تین دن تو بہت دور کی چیز ہے، بڑی سے بڑی عمریں بھی ناکافی ہوتی ہیں، نہ صرف یہ بلکہ اس مختصر سے عرصے میں تو کسی ایک آیت یا ایک کلمے کے دقائق و نکات بھی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ نیز یہاں نفی سے مراد سمجھنے کی نفی ہے، نہ کہ ثواب کی نفی، یعنی ثواب تو ہر صورت میں ملتا ہی ہے۔ پھر یہ لوگوں کی سمجھ میں تفاوت و فرق ہے، بعض لوگوں کی سمجھ زیادہ پختہ ہوتی ہے، وہ کم عرصے میں بھی قرآنی حقائق و دقائق سمجھ لیتے ہیں، جب کہ بعض لوگوں کی سمجھ بہت ہی کم ہوتی ہے، جن کے لیے طویل عرصہ بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

سلف میں سے بعض لوگوں نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے، چنانچہ ان لوگوں کا معمول تھا کہ وہ ہمیشہ تین ہی دن میں قرآن ختم کرتے اور تین دن سے کم میں ختم کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، جب کہ دوسرے لوگ اس کے برخلاف عمل کرتے تھے۔ چنانچہ بعض لوگ تو ایک دن رات میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور بعض لوگ دو دو بار، اور بعض لوگ تین تین بار ختم کر لیتے تھے، بلکہ بعض لوگوں کے بارے میں تو یہاں تک ثابت ہے کہ وہ ایک رکعت میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے یا تو اس حدیث کے بارے میں خیال کیا ہو کہ اس کا تعلق اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے یعنی اس حدیث کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو کم فہم ہوتے ہیں اور وہ اگر تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کریں تو اس کے ظاہری معنی بھی نہ سمجھ سکتے ہوں یا پھر ان کے نزدیک یہ بات ہو کہ اس حدیث میں فہم کی نفی ہے، اس صورت میں ظاہر ہے کہ جتنی بھی کم سے کم مدت میں قرآن ختم کیا جائے گا، ثواب ملے گا۔ [مظاہر حق جدید: 3/63]

(۱۱)

## دعاؤں کا اہتمام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ دوزخ کے سب دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ یہی حال پورے رمضان میں رہتا ہے۔ سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ رات سے لے کر صبح تک آسمان دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: اے خیر و بھلائی کے طلب گار! دربار خداوندی میں حاضر ہو جا! اے شر و برائی کے طلب گار! برائی سے باز آ! کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تبارک و تعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ إذا کان أول ليلة من رمضان فتحت أبواب الجنان کلھا فلم یغلق منها باب واحد الشهر کلہ، وغلقت أبواب النار فلا یفتح منها باب واحد الشهر کلہ، وغلت عتاة الجن، ونادی مناد من سماء الدنيا کل ليلة إلى انفجار الصبح یاباغي الخیر ہلم، ویاباغي الشر انتہ، هل من مستغفر یغفر له؟ هل من تائب یتاب علیہ؟ هل من سائل فیعطی؟ هل من داع فیستجاب له؟ ولله عند وقت کل ليلة فطر من رمضان عتقاء یعتقہم من النار۔ [کنز العمال: 23704]

مولانا ندیم احمد انصاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے، اُن سب کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرمادیتے ہیں۔ إذا کان أول ليلة من شهر رمضان نظر الله إلى خلقه وإذا نظر الله إلى عبد لم يعذبه أبداً، والله في كل ليلة ويوم ألف الف عتيق من النار، فإذا كانت ليلة تسع وعشرين أعتق الله فيها مثل جميع ما أعتق في كل الشهر، فإذا كان ليلة الفطر ارتجت الملائكة وتجلى الجبار بنورهم مع أنه لا يصفه الواصفون فيقول الملائكة وهم في عيدهم من الغد: يا معشر الملائكة يوحى إليهم ما جزاء الأجير إذا وفى عمله؟ تقول الملائكة: يوفى أجره فيقول الله تعالى: أشهدكم أنني قد غفرت لهم. [كنز العمال: 23707]

نیز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○ اور (اے پیغمبر) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔ [البقرة: 186]

## اجابتِ دعا کی تین صورتیں

یہ بھی ملحوظ رہے کہ اجابتِ دعا کی تین صورتیں ہیں؛ (۱) پہلی صورت یہ ہے کہ بعینہ وہ شے مطلوب مل جائے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بلا آنے والی ٹل جائے، مگر انسان کو چوں کہ خبر نہیں ہوتی کہ کیا ہوا؟ کون سی بلا ٹل گئی؟ ایسے وقت بہت سے ادہام اور شکوک انسان کو گھیر لیتے ہیں اور عدم قبول کا شبہ ہونے لگتا ہے، حالانکہ وعدہ ہے اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا - حدیث شریف میں آیا ہے دعا مانگتے وقت اجابت کا یقین رکھو، جب شک اور شبہ کی ممانعت ہے تو پھر دعا مقبول کیوں کہ نہ ہوگی؟ البتہ صورتِ اجابت بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ بلا سے محفوظ ہو گیا (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ مطلوبہ شے کا ذخیرہ رکھ دیا جاتا ہے، مثلاً کوئی لڑکا نادان اشرفی، روپیہ مانگے تو بعض اوقات اُس کے نام سے کسی تجارت کی کوٹھی میں جمع کر دیتے ہیں اور بہ وجہ نادانی خود اُس کو نہیں دیتے کہ جب ہوشیار ہوگا لے کر حسبِ مصلحت خرچ کر لے گا۔ اب لے کر بجز اس کے کہ خراب کر دے اور کیا کرے گا؟ حق تعالیٰ بھی اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں کہ اس مسؤل سے اچھی نعمت آخرت میں ذخیرہ فرما دیتے ہیں۔ [اشرف التفسیر: 1/166]

دعا کی اس آیت کو روزوں کے احکام کی آیتوں کے درمیان لانے کی حکمت یہ ہے کہ روزے ختم ہونے کے بعد لوگوں کو دعا کی ترغیب ہو اور روزہ افطار کے وقت وہ بہ کثرت دعائیں کیا کریں۔ وفی ذکرہ تعالیٰ هذه الآية الباعثة على الدعاء متخللة بين احكام الصيام، ارشاد الی الاجتهاد فی الدعاء عند اكمال العدة، بل عند كل فطر، كما رواه الامام ابو داود الطيالسي فی مسنده۔ [تفسیر ابن کثیر: 2/193]

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے، جب کہ ماہ رمضان آچکا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آ گیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تم کو غنی فرمادے گا، پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اچھے اعمال پیش کرو، پس بد بخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔ عَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانَ أَتَاكُمْ رَمَضَانَ شَهْرٌ بَرَكَةٌ يُغْنِيكُمْ اللَّهُ فِيهِ فَأَلْتَنَزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ يُنْظِرُ اللَّهُ إِلَى نَفَائِسِكُمْ وَيُبَاهِجُ بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَارْؤُوا اللَّهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حَرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللَّهِ۔ [مجمع الزوائد: 3/142]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ماہ رمضان میں دعاؤں کی قبولیت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ دعا کو حدیث شریف میں عبادت بلکہ عبادتوں کا مغز کہا گیا ہے، خود باری تعالیٰ نے بندوں کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپنی ہر چھوٹی بڑی حاجت اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا رہے۔

## افطار کے وقت دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ

العاصم، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةَ مَا تَرُدُّ. [ابن ماجہ: 1753، کتاب الصيام، باب: فی الصائم لا ترد دعوة]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: روزے دار کی افطار کے وقت، عادل حاکم کی اور مظلوم کی۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفِطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْعَمَامِ، وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ. [ترمذی: 3598، کتاب الدعوات، باب: العفو والعافية، ابن ماجہ: 1752]

## صحابی کا عمل

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ افطار کے وقت اپنے گھر والوں اور بچوں سب کو بلا لیتے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ فکان عبد اللہ بن عمرو اذا افطر دعا اهله وولده و دعا۔ [تفسیر ابن کثیر: 2/193]

حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت۔ جو ہر چیز کو شامل ہے۔ کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجیے۔ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: إِذَا أَفْطَرَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، أَنْ تَغْفِرَ لِي. [ابن ماجہ: 1753، کتاب الصيام، باب: فی الصائم لا ترد دعوتہ]



(۱۲)

## سخاوت اور جو دو کرم

’زکوٰۃ‘ کا تعلق رمضان سے نہیں، نصاب پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ ’صدقہ فطر‘ رمضان گزر جانے کے بعد عید الفطر کے آنے پر واجب ہوتا ہے، اس لیے اس وقت ہم ان دونوں کے بجائے سخاوت اور جو دو کرم پر کچھ عرض کریں گے۔ ان شاء اللہ

### سخاوت اور جو دو کرم کا مفہوم

□ سہولۃ الانفاق۔ یعنی سہولت اور آسانی کے ساتھ اس طرح خرچ کرنا جس میں تنگی محسوس نہ ہو ’سخاوت‘ کہلاتا ہے۔ گویا سخاوت خرچ کرنے میں سہولت کا نام اور بخل اور تنگی کی ضد ہے۔ نیز التجافی عما يستحقه المرء عند غیرہ بطیب نفس۔ اپنے حق کو دوسرے کے پاس خوش دلی کے ساتھ رہنے دینا بھی سخاوت کی تعریف میں شامل ہے۔

□ تجنب الاكتساب مالا یحمد وهو السجود، جو چیز ناپسندیدہ ہو اس سے بچنا ’جو دو‘ ہے۔ اللہ کی رضامندی میں خرچ نہ کرنا ناپسندیدہ ہے، جب کہ دلی رغبت اور شوق کے ساتھ اُس کی راہ میں خرچ کرنا پسندیدہ ہے، اسے ہی ’جو دو‘ کہتے ہیں۔

□ جو دو کے ساتھ ایک لفظ ’کرم‘ استعمال کیا ہوتا ہے، اس کا مفہوم ہے: الانفاق بطیب النفس فیما یعظم خطرہ و نفعہ۔ اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا۔ [الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ص: 65، مصطفیٰ البانی، المصر، 1950ء]

## رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی سخاوت

مشہور حدیث ہے کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی جود و سخاوت پر ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اور سخی ہو جاتے تھے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ جب آپ سے جبریل ملتے تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [بخاری: 3220، کتاب بدء الخلق، باب: ذکر الملائكة، اخرجہ مسلم: 2308] لیکن آپ ﷺ کی جود و سخاوت میں اضافہ ہونا اُس وقت سمجھ میں آسکتا ہے، جب کہ عام دنوں میں آپ کی سخاوت کا بھی کچھ معلوم ہو۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول یہ تھا کہ آپ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کوئی سوال کرتا، آپ 'لا' یعنی کبھی بھی نہ نہیں فرماتے تھے۔ سمعت جابر رضی اللہ عنہ يقول، ماسئل رسول اللہ ﷺ عن شئ قط فقال: لا. [بخاری: 6034، کتاب الادب، باب: حسن الخلق السخاء، اخرجہ مسلم:

[2311

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے حضرت نبی کریم ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں تو آپ نے اُسے عطا فرمادیں۔ وہ آدمی اپنی

مولانا ندیم احمد انصاری

قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے قوم اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم محمد ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ پھر محتاجی کا خوف ہی نہیں رہتا!

حضرت انس فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سوائے دنیا حاصل کرنے کے لیے اسلام قبول نہیں کرتا، لیکن مسلمان ہونے کے بعد اسلام اُس کی نظر میں آپ ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہے۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْمَا بَيْنَ جَبَلَيْنِ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَآتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءَ مَا يَخَافُ الْفَقْرَ، فَقَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسَلِّمُ مَا يَرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يُسَلِّمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. [مسلم: 2312، کتاب الفضائل، باب: ما سئل رسول الله ﷺ شيئاً قطه، فقال: لا، وكثرة عطائه]

اس سے اندازہ ہوگا کہ ماہ رمضان میں آپ کی ﷺ کی جو دوسخا کا کیا عالم ہوتا ہوگا!

## اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں۔ وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں۔ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، الخ. [ترمذی: 2799، کتاب الادب، باب: ما جاء في النظافة]

## سخاوت کرنے والے کافر کے عذاب میں رعایت

سخاوت ایسی نیک خصلت ہے جس کا فائدہ کافر کو بھی ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم دیتے ہوئے جہنم کے داروغہ سے فرمائیں گے: اس کو عذاب دے مگر ہلکا، جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔

إن الله تعالى يأمر بالکافر السخی الی جہنم فيقول لمالک خازن جہنم: عذبه وخفضه عنه العذاب علی قدر سخائه الذي کان فی دار الدنيا. [کنز العمال: 16211]

## زمین و آسمان، رات و دن اور فرشتوں کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے: تین لوگوں کے لیے زمین و آسمان، رات و دن اور فرشتے استغفار کرتے ہیں؛ علماء، طالب علم اور سخی حضرات۔

ثلاثة تستغفر لهم السماوات والارض واللیل والنهار والملائكة: العلماء: و المتعلمون، والاسخياء. [کنز العمال: 43346]

## سخاوت: جنت میں اُگنے والا ایک درخت

ایک روایت میں ہے: سخاوت جنت میں اُگنے والا ایک درخت ہے، جنت میں صرف سخی داخل ہو سکتا ہے۔ بخل جہنم میں اُگنے والا ایک درخت ہے، پس جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ السخاء شجرة تنبت في الجنة فلا يبلغ الجنة إلا سخی والبخل شجرة تنبت في النار فلا يبلغ النار إلا بخیل. [کنز العمال: 16207]

## سخاوت کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزے کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے، بلکہ وہ دلوں کی سخاوت،

سلامتِ صدر اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔ ان بدلاءِ امتی لم یدخلوا الجنة بصلاة ولا صیام ولكن دخلوها بسخاء النفس، وسلامة الصدر، و

النصح للمسلمین۔ [کنز العمال: 34604]

## سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے قریب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے، جنت سے اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ اور جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ۔ [ترمذی: 1961، کتاب البر والصلوة، باب: ما جاء في السخاء]

اس کی وجہ ایک روایت میں یہ آئی ہے کہ سخی اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔ السخی إنما يوجد من حسن الظن بالله و البخیل و إنما یبخل من سوء الظن بالله۔ [کنز العمال: 16209]

## بااخلاق سخی نوجوان کی فضیلت

ایک حدیث میں ہے: عمدہ اخلاق کا مالک سخی نوجوان اللہ کو بد اخلاق نچوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔ شاب سخی حسن الخلق أحب إلى الله تعالى من شیخ بخیل عابد سیئ الخلق۔ [کنز العمال: 16061]

## سخاوت زندگی میں کیجیے

ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت سخی ہو۔ إن الله تعالى يبغض البخيل في حياته السخي عند موته. [کنز العمال: 7376]

اس لیے مسلمان کو یوں تو ہر وقت سخاوت سے کام لینا چاہیے، لیکن رمضان میں چوں کہ نیکیوں کا بھاؤ بہت زیادہ بڑھادیا جاتا ہے، اس لیے اس میں سخاوت کی رفتار بھی بڑھا دینی چاہیے۔ اس ماہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق بڑھادیتے ہیں، بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس سنتِ الہیہ کو اپنائیں۔



(۱۳)

## باجماعت نماز کا اہتمام

موجودہ حالات - جب کہ لاک ڈاؤن جاری ہے۔ اس اضطراری حالت میں مسجدوں میں عمومی جماعت سے روکا جا رہا ہے۔ اس لیے اپنے اپنے گھروں میں ہی باجماعت نماز ادا کرنے پر جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اس لیے گھروں میں رہتے ہوئے ہی جماعت کا اہتمام کریں۔ اس سے بیوی بچوں پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے، ان شاء اللہ۔

رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی

اصل جماعت تو مسجد ہی کی جماعت ہے، جیسا کہ مسجد میں حاضر نہ ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور نماز کھڑی ہو تو میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَىٰ مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ. [بخاری: 2420، کتاب الخصومات، باب: اخراج اہل المعاصی والخصوم من البيوت بعد المعرفة، اخرجہ مسلم: 651]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جماعت کا اس قدر اہتمام تھا کہ کھلے منافق کے سوا کوئی مسجد کی جماعت نہ چھوڑ سکتا تھا۔ کیوں نہ ہوتا، جب کہ حضرت عبداللہ رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان ساری نمازوں کی حفاظت کرے، جہاں سے انھیں پکارا جاتا ہے (یعنی مسجد میں)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے متعین کر دیے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو، جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے، تو تم نے اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دیا۔ اور اگر تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرے، پھر مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اُس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجے کو بلند کرتا اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ منافق کے سوا کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ جس کا نفاق ظاہر ہو جاتا اور ایک آدمی جسے دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا تھا، اُسے بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ، أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَدَا مُسْلِمًا، فَلْيَحَافِظْ عَلَيَّ هُوَ لَا الصَّلَاةِ، حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ، سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحْطُ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا، إِلَّا مُتَافِقٌ مَعْلُومٌ التَّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ، يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. [مسلم: 654، کتاب المساجد، باب: صلاة الجماعة من سنن الهدى]

## جماعت کی کثرت پر ثواب بڑھ جاتا ہے

عام حالات میں جماعت جتنی بڑی ہوتی ہے، اس پر ثواب اتنا ہی زیادہ ملتا ہے۔ حضرت ابورضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز بہت گراں گزرتی ہے، اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ان میں کیا ہے تو لامحالہ ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جان لو! دو آدمیوں کی باجماعت نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہوتی ہے، اور تین آدمیوں کی باجماعت نماز دو آدمیوں کی نماز سے افضل ہے۔ آدمی جتنے زیادہ ہوں گے، اتنے ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ عن ابی قال: صلی بنا رسول اللہ ﷺ صلاة الغداة فلما قضی الصلاة رأى من أهل المسجد قلة قال: شاهد فلان؟ قلنا: نعم حتى عد ثلاثة نفر - وفي لفظ - قال: أها هنا فلان؟ قالوا: نعم، ثم سأل عن آخر فقالوا: نعم، فقال: إنه ليس من صلاة أتقل على المنافقين من صلاة العشاء الآخرة، ومن صلاة الفجر، ولو تعلمون ما فيه لا بتدرتموه واعلموا أن صلاة الرجل مع الرجل أفضل من صلاته وحده، وأن صلاة الرجل مع ثلاثة أفضل من رجلين وما كان أكثر فهو أحب إلى الله. [کنز العمال: 22811]

## جماعت کی نماز کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ عن ابی ہریرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: فضل صلاة الجميع على صلاة الواحد خمس وعشرون درجة، الخ. [بخاری: 4717، کتاب التفسیر، باب: قوله: إن قرآن الفجر

کان مشہوداً، اخرجہ مسلم: 649: نحوہ]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز کا تنہا پڑھی جانے والی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. [بخاری: 645، کتاب الاذان، باب: فضل صلاة الجماعة، اخرجہ مسلم: 650]

## نماز کے لیے مسجد جانے پر ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور بازار کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں محض نماز ہی کے ارادے سے آئے تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں (ہوتا) ہے، جب تک کہ نماز کے لیے مسجد میں رہے۔ فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ اس جگہ رہے جہاں نماز پڑھے۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے اللہ، اسے بخش دے! اے اللہ، اس پر رحم کر! (یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہتا ہے) جب تک اُس کا وضو باقی رہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْسِبُهُ وَتُصَلِّيُ يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي

مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ. [بخاری: 477،

کتاب الصلاة، باب: الصلاة في مسجد السوق، اخرجہ مسلم: 362 مختصراً]

## چالیس دن باجماعت نماز پر نفاق سے براءت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لیے باجماعت نماز

پڑھی، اُس کے لیے دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے؛ جہنم سے اور نفاق سے۔ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ

التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. [ترمذی: 241،

کتاب الصلاة، باب: ما جاء في فضل التكبير الأولى]

## دولوگوں میں باجماعت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو اور دو سے زیادہ آدمیوں پر جماعت ہے۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ. [ابن ماجہ: 972، کتاب اقامۃ الصلاة، باب: الاثنان جماعة]

## مسجد میں حاضر نہ ہونے کے دو عذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور نماز کے لیے نہ جائے، باوجود اس کے کہ کوئی عذر بھی نہ ہو، تو

اُس کی تہا پڑھی ہوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ پوچھا گیا: عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خوف

یا مرض۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ

اتَّبَاعِهِ عُدُّ، قَالُوا: وَمَا الْعُدُّ؟ قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى .  
[ابوداؤد: 551، کتاب الصلاة، باب: التشديد في ترك الجماعة، ابن ماجه: 793] اس حدیث سے  
گو یا لاک ڈاؤن کی اضطراری حالت میں رخصت معلوم ہوتی ہے کہ مرض اور حکومت کے  
قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا خوف ہے۔

## لاک ڈاؤن میں جماعت کا حکم

مسجد میں فرض نمازوں کی جماعت کا اہتمام واجب کفایہ اور مسلمان مردوں پر  
باجماعت نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ علی العین یا واجب علی العین ہے۔ اگر مسجد میں باجماعت  
نماز جاری رہے یعنی دو تین لوگ ہی سہی، مسجد میں باجماعت نمازوں کا اہتمام کر لیں تو موجودہ  
حالات یعنی لاک ڈاؤن میں دیگر افراد کے لیے اپنے اپنے گھروں میں رہ کر نماز پڑھنا درست  
ہو جائے گا۔ لیکن ان کے حق میں بہتر یہی ہے کہ اہل خانہ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ لیا  
کر لیں۔ والصلاة جماعة في البيت وفي السوق أولى من الانفراد۔ (فتح الباری، تحت تم  
الحدیث: 647) خواہ مقتدی میں صرف ایک نابالغ لڑکا یا ایک محرم عورت ہی کیوں نہ ہو۔ اس  
صورت میں مسجد کا ثواب تو نہیں ملے گا، لیکن جماعت کا ثواب مل جائے گا، ان شاء اللہ۔ لو  
صلی فی بیتہ بزوجتہ أو ولدہ فقد أتى بفضيلة الجماعة۔ [مجمع الزہر: 1/106]

## اذان و اقامت کا حکم

مسجد کے علاوہ جب کسی گھر وغیرہ میں جماعت کی جائے تو اذان کہنے کی ضرورت  
نہیں ہے، محلے کی مسجد کی اذان کافی ہوگی، البتہ اقامت کہی جائے۔ وکرہ تر کہما معاً،  
بخلاف مصل ولو بجماعة في بيته بمصر أو قرية لها مسجد فلا يكره تر کہما إذ اذان

الحي يكفيه: لأن أذان المحلة وإقامتها كأذانه وإقامته، اهـ۔ [الدرمغ الرد، كتاب الصلاة، باب الأذان: 2/63، زكريا] فإن صلى في بيته في المصر يصلي بأذان وإقامة ليكون الأداء على هيئة الجماعة وإن تركهما جاز، اهـ۔ [هداية، كتاب الصلاة، باب الأذان: 1/76] اگر (امام کے علاوہ) کوئی مرد ساتھ نہ ہو تو اقامت امام خود کہے، عورت کا اقامت کہنا مکروہ ہے۔ [احسن الفتاویٰ: 2/283]

## گھروں میں صفوں کی ترتیب

(۱) اگر امام کے ساتھ ایک شخص یا ایک لڑکا ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ امام کے دائیں طرف، امام کے برابر کھڑا ہو، یہی قوی مذہب ہے۔ مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نہ ہو (اور) قدم کا اعتبار ٹخنے سے ہے۔ اگر اکیلا آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو تو جائز ہے، لیکن مکروہ تنزیہی شدید ہے، جو تحریمی سے کم ہے۔ اکیلا آدمی امام کے پیچھے نہ کھڑا ہو، کیوں کہ صحیح یہ ہے کہ امام کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی شدید ہے۔ اگر مرد امام کے ساتھ اکیلی مقتدی عورت یا نابالغ لڑکی ہو تو اُس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے، لیکن اگر عورت امام ہو (عورتوں کی جماعت میں، لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے) تو پھر اکیلی عورت مرد کی طرح اُس (دوسری عورتوں) کے برابر میں کھڑی ہوگی۔

(۲) اگر امام کے ساتھ دو یا زیادہ مرد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اس طرح پر کہ ایک امام کے پیچھے اُس کی سیدھ میں ہو اور دوسرا اس کے دائیں طرف ہو۔ اسی طرح اگر تین ہوں تو تیسرا آدمی پہلے کے بائیں طرف کھڑا ہو، اور چار ہوں تو چوتھا دوسرے کے دائیں طرف، اور پانچواں تیسرے کے بائیں طرف کھڑا ہو، علیٰ ہذا القیاس ترتیب قائم رکھیں۔

(۳) اگر دو سے زیادہ آدمی مقتدی ہوں تو امام کا اُن کے آگے کھڑا ہونا واجب ہے، پس اگر امام اُن کے ساتھ مل کر بیچ میں کھڑا ہوگا تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔ جب تیسرا آدمی آجائے تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے، تاکہ تیسرا آدمی اُس کے ساتھ امام کے پیچھے صف بنا لے، اگر وہ خود نہ ہٹے تو وہ تیسرا آدمی اُس کو اپنی طرف کھینچ لے، جب کہ اُس مقتدی کے متعلق نماز کو فاسد کر دینے کا خوف نہ ہو۔ اور اگر وہ تیسرا آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو امام دونوں کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر دے، اور یہی طریقہ اولیٰ ہے۔

(۴) اگر امام کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت یا لڑکی ہو تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت یا لڑکی اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہو (غرض عورت یا لڑکی کو خواہ اکیلی ہی ہو، ہر حال میں مردوں اور بچوں سے پیچھے کی صف میں کھڑا ہونا لازم ہے)۔ [دیکھیے

عمدة الفقه: 207-2/206]

قال الكاسانى رحمته اللہ علیہ: ولو اجتمع الرجال والنساء والصبيان والخناثي والصبيات المراهقات، فأرادوا أن يصطفوا للجماعة يقوم الرجال صفا مما يلي الإمام، ثم الصبيان بعدهم، ثم الخناثي، ثم الإناث، ثم الصبيات المراهقات۔ [بدائع الصنائع: 1/392 زكريا، البهنية: 1/89]



جب دو سے زیادہ بالغ مرد جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 2 se zyada baligh mard  
jamaat se namaz padhen

جب دو بالغ مرد جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 2 baligh mard  
jamaat se namaz padhen

جب دو مرد اور ایک یا کچھ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 2 mard aur 1 ya kuch auratein  
jamaat se namaz padhe

جب ایک عورت اپنے شوہر یا محرم مرد کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 1 aurat apne shauhar ya mehram  
mard ke sath jamaat se namaz padhe

جب کچھ محرم مرد اور ایک یا کچھ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



Jab kuch  
mehram mard  
aur 1 ya kuch  
mehram aurtein  
jamaat se  
namaz padhen

جب ایک مرد اور کچھ نابالغ لڑکے لڑکیاں  
اور ایک یا کچھ بالغ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 1 mard  
aur kuch  
na baligh ladke  
ladkiyaan  
aur  
kuch baligh  
mehram aurtein  
jamaat se  
namaz padhen

FEMALE

GIRL

BOY

MALE

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا  
AL FALAH ISLAMIC FOUNDATION, INDIA

بالغ  
عورتنابالغ  
لڑکینابالغ  
لڑکابالغ  
مرد

(۱۴)

## نفل نمازوں کا اہتمام نماز تہجد

رات کے وقت میں کچھ رکعتیں نفل پڑھ لینا عظیم اجر و ثواب کا باعث ہے، خصوصاً رمضان المبارک میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ اسے 'قیام اللیل' یا 'تہجد' کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو (تہجد کے لیے) جگائے اور پھر وہ دونوں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دے گا۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَيْقِظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْنَا أَوْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِيهِ الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ. [ابوداؤد: 1309، کتاب التطوع، باب: قیام اللیل، ابن ماجہ: 1335]

تہجد کی نماز رمضان یا غیر رمضان میں باجماعت پڑھنے کا اہتمام آں حضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول نہیں ہے، ماہ مبارک میں آں حضرت ﷺ کا معمول اعتکاف کا تھا، لیکن آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ تہجد باجماعت پڑھی ہو یہ ثابت نہیں، اس لیے فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ تہجد وغیرہ نفل نماز باجماعت پڑھنا مکروہ ہے، بلا تداغی ایک دو مقتدیوں کے ساتھ مکروہ نہیں، یہ حدیث سے ثابت ہے، اس سے زیادہ کا ثبوت وارد نہیں، لہذا فقہاء لکھتے ہیں کہ امام کے ساتھ تین مقتدی ہونے میں اختلاف ہے اور چار یا اس سے زیادہ مقتدی ہوں تو بالاجماع مکروہ ہے۔ [فتاویٰ رحیمیہ: 4/323]

تہجد کے بارے میں روایات مختلف ہیں، کم از کم دو رکعت یا چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تک ثابت ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ اکثر و بیشتر تر آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اسی لیے فقہائے احناف نے تہجد میں آٹھ رکعت کو افضل قرار دیا ہے۔ [دیکھیے

فتاویٰ دارالعلوم: 4/310]

## کچھ ہاتھ نہیں آتا، بے آہِ سحر گاہی

اس موقع پر الحاج وزاری کے ساتھ دعاؤں کا بھی خصوصی اہتمام کریں۔ اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، پورے ملک کے لیے بلکہ پورے عالم کے لیے خیر و عافیت اور ہدایت کی دعائیں کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ اپنی شان کے موافق ہر رات آسمان دینا پر نزول فرماتا ہے، جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے: کون ہے، جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں! کون ہے، جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں! کون ہے، جو مجھ سے بخشش مانگے، تو میں اسے بخش دوں۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَتَقَى ثُلُثَ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

[بخاری: 6321، کتاب الدعوات، باب: الدعاء نصف الليل، اخرجه مسلم: 758]

رمضان کے مبارک مہینے میں بھی بہت سے لوگ سحری کے لیے اٹھنے کے باوجود تہجد اور دعاؤں کا اہتمام نہیں کرتے، یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

## نماز اشراق اور چاشت

حسب توفیق اشراق اور چاشت کی چند رکعتیں ادا کر لیں۔ حضرت ابو الدرداء اور ابو ذر رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بنی آدم! میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے، میں تیرے دن بھر کے کاموں کی کفالت کروں گا۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّهُ قَالَ: ابْنَ آدَمَ إِذْ كَفَّ لِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ آخِرَهُ. [ترمذی: 475، کتاب الوتر، باب: ماجاء فی صلاة الضحیٰ، ابوداؤد: 1289]

فقہائے کرام اور محدثین عظام کے ظاہری اقوال کے تتبع سے واضح ہوتا ہے کہ اشراق و چاشت دو الگ الگ نمازیں نہیں بلکہ ایک ہی ہیں، البتہ بعض علما کے نزدیک اشراق و چاشت دو الگ الگ نمازیں ہیں۔ [الموسوعة الفقهية الكويتية: 27/222، صلاة الاشراق] نماز اشراق کا وقت طلوع آفتاب کے بعد تقریباً پندرہ بیس منٹ پر شروع ہوتا ہے اور نصف النہار تک رہتا ہے، مگر شروع میں پڑھنا افضل ہے۔ نماز اشراق کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں ہیں، جو کہ حدیث سے ثابت ہے۔ [احسن الفتاویٰ: 3/467، فتاویٰ رحیمیہ: 4/286، آپ کے مسائل اور ان کا حل: 2/102] اگر کوئی شخص اشراق و چاشت کی دو رکعتیں پڑھے تو یہ بھی درست ہے، البتہ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھنا بہتر ہے۔ [فتاویٰ عثمانی: 1/434]

## نمازِ اوابین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے اور ان کی درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اسے بارہ

سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَ لَهُ بِعِبَادَةِ نَبِيِّ عَشْرَةَ سَنَةً. قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. [ترمذی: 435، کتاب الصلاة، باب: ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ابن ماجہ: 1167]

محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا: اے اباجان! یہ کون سی نماز ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں، اُس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ من صلی بعد المغرب ست رکعات غفرت له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر. عن عمار بن یاسر. [کنز العمال: 19454، مجم اوسط طبرانی: 7245، مجمع الزوائد: 3380]



## خانقاہ محمودیہ، ڈابھیل

سے وابستہ حضرات کے لیے نظام الاوقات برائے رمضان المبارک آپ تک محترم مولانا احمد بزرگ سملکی زید مجروح (مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل) کے اعلان کے مطابق یہ اطلاع پہنچ گئی ہوگی کہ تقریباً پچھلے باون سالوں (۵۲) سے جامعہ ڈابھیل میں ماہ رمضان المبارک میں اعتکاف اور خانقاہ کا بابرکت سلسلہ بلا انقطاع جاری تھا، لیکن موجودہ حالت میں یہی محسوس ہو رہا ہے کہ اس سال شاید یہ ممکن نہیں ہوگا۔۔۔ جن حضرات نے خانقاہ محمودیہ، ڈابھیل میں آنے کا نظام بنایا ہوا ہے، وہ اُسے موقوف فرمادیں۔ اھ

### کوئی لمحہ ضائع نہ ہو

اپنے مقام پر رہتے ہوئے ہی ایسی ترتیب بنائیے کہ رمضان المبارک کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہو۔ آپ حضرات اپنا وقت فارغ اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں یہاں جمع ہوتے ہیں، لیکن موجودہ حالات میں اس کا موقع نہیں، لیکن ان دنوں فراغت زیادہ ہوگی، اس لیے اپنے مقام پر رہتے ہوئے رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں کو وصول کرنے کا اہتمام کیجیے۔ یہ مبارک ایام ہرگز غفلت کی نذر نہیں ہونے چاہئیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے؛ (۱) صحت اور (۲) فراغت۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَعْبُودُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ. [بخاری: 6412، کتاب الرقاق، باب: ما جاء في الصحة والفراغ]

## بڑھ چڑھ کر نیکیاں کیجیے

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے قریب ارشاد فرمایا: رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، جو برکت والا ہے! اللہ تعالیٰ اس ماہ میں (خصوصیت سے) تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو بخش دیتے ہیں، دعائیں قبول فرماتے ہیں، تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکیاں دکھلاؤ۔ شقی و بد بخت ہے وہ شخص، جو اس مبارک مہینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ ان رسول اللہ ﷺ قال یوماً وحضر رمضان: أتاکم رمضان، شہر بركة یغنیکم اللہ فیہ، فینزل الرحمة ویحیط الخطایا، ویستجیب فیہ الدعاء، ینظر اللہ الی تنافسکم ویباہی بکم ملائکتہ، فأرو اللہ من انفسکم خیراً، فان الشقی من حرم فیہ رحمة اللہ عزوجل۔ [مجمع الزوائد: 3874]

’تینافس‘ اس کو کہتے ہیں کہ دوسرے کی حرص میں کام کیا جائے اور مقابلے پر دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کیا جائے۔ تفاخر و تقابل والے آویں اور یہاں اپنے جوہر دکھلاویں۔ [فضائل رمضان: 20]

## سب سے بڑا عبادت گزار

ان دنوں میں خاص طور سے اپنے آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچائیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اُسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں؛ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں سیکھتا ہوں! (آگے فرماتے ہیں)

حضرت نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں۔ آپ نے فرمایا: (۱) حرام کاموں سے پرہیز کرو، سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے (۲) اللہ کی تقسیم پر راضی رہو، لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے (۳) پڑوسی سے اچھا سلوک کرو (کامل) مومن ہو جاؤ گے (۴) لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، (پورے) مسلمان ہو جاؤ گے (۵) زیادہ مت ہنسو، زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تَكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. [ترمذی: 2305، کتاب الزہد، باب: من اتقى المحارم فهو عبد الناس]

## گھر والوں کی تربیت

لاک ڈاؤن میں سارے وقت گھر میں ہی رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اسے غنیمت سمجھیے اور گھر میں رہتے ہوئے اپنے اہل و عیال کی دینی تربیت کا خوب اہتمام کیجیے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو لوگوں کا امیر ہے وہ اُن کا نگہبان ہے، اُس سے اُس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اسی طرح مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، اُس سے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اُس کے بچوں کی نگہبان ہے، اُس سے اُن کے متعلق پوچھا

جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اُس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور سب سے اُس کی نگہبانی کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فِكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. [بخاری: 2554، کتاب العتق، باب: کراہیۃ التناول علی الرقیق، اخرجه مسلم: 1829]

رمضان المبارک اچھا گزارنا مقصود ہو تو اس موضوع پر کچھ کتابیں بھی مطالعے میں

رکھیے۔ ماہ محمود یا رمضانیات، بھی اس مقصد کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

## نظام الاوقات

بہتر ہے کہ پورے رمضان المبارک کے لیے نظام الاوقات بنا لیجیے۔ مثلاً

□ **تہجد:** صبح صادق سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل بیدار ہو جائیں۔ سحری سے قبل

آٹھ رکعت تہجد اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔

□ **فجر:** فجر کی نماز ادا کریں اور اس کے بعد حسبِ توفیق ذکر و اذکار میں مشغول

رہیں یا کچھ دیر آرام کر لیں اور حواجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر انفرادی معمولات میں لگ جائیں۔

□ **تعلیم:** ظہر سے قبل گھر والوں کو بٹھا کر کچھ دیر فضائلِ رمضان، مصنفہ شیخ

الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب نور اللہ مرقدہ کی تعلیم کر لیں۔ کچھ دیر نماز

وغیرہ کے ضروری مسائل کا مذاکرہ اور عملی مشق بھی کر لی جائے تو بہتر ہے۔

□ **ظہر:** اس کے بعد ظہر کی تیاری کر کے نماز ادا کریں۔

□ **ذکرِ جہری:** جن لوگوں کا ذکرِ جہری کا معمول ہے، وہ ظہر کی نماز کے بعد

ذکرِ جہری کر لیں، دیگر حضرات تلاوت، تسبیحات اور درود و استغفار وغیرہ میں مشغول رہیں۔

□ **عصر:** وقت آجانے پر عصر کی نماز ادا کریں۔

□ **فضائلِ ذکر:** عصر کی نماز کے بعد اہل خانہ کو بٹھا کر کچھ دیر 'فضائلِ ذکر'

مصنفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کی تعلیم کر لیں۔

□ **افطار:** تعلیم کے بعد افطار اور نمازِ مغرب کی تیاریوں میں مشغول ہو جائیں۔

افطار سے قبل (یعنی غروب کے وقت) خوب جی لگا کر انفرادی یا اجتماعی دعا کریں۔ یہ

دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

□ **مغرب:** مختصر افطار کے بعد مغرب کی نماز اور اذانِ ابنِ کیم سے کم پچھلے رکعتیں

ادا کریں۔

□ **عشائے:** سنن و نوافل سے فارغ ہو کر عشاءِ تینوں فرمائیں اور نمازِ عشاء کی

تیاریوں میں لگ جائیں۔

□ **عشاء:** عشاء کی نماز اور اس کے بعد روزانہ بیس رکعت تراویح کا اہتمام

کریں۔ اگر گھر میں کوئی مرد حافظِ قرآن ہو تو وہ تراویح میں قرآن مجید مکمل ختم کرے، ورنہ

جتنا قرآن مجید یاد ہو یا پھر الم تر کیف سے ہی تراویح پڑھ لی جائے۔

□ **تلاوت:** تراویح کے بعد بھی جتنا ممکن ہو سکے تلاوتِ قرآن یا دیگر ذکر و اذکار

میں مشغول رہیں۔ کلامِ الہی کو رمضان المبارک سے خصوصی مناسبت ہے۔

**نوٹ:** تعلیم میں 'فضائلِ رمضان' اور 'فضائلِ ذکر' ختم ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی 'اکابر کا رمضان' اور 'اکابر کا تقویٰ' کتابوں کو پڑھ لیا جائے۔ 'محمود المواعظ' میں بھی رمضان المبارک سے متعلق کئی مواعظ مطبوعہ ہیں، ان کا پڑھنا سننا بھی مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ



رمضان المبارک سے متعلق ایک اہم اور مفید کتاب

## ماہِ محمودیہ رمضانیاں

**افادات:** سیدی و مرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ سیدی و مرشدی حضرت خانپوری دامت برکاتہم کے بعض اصلاحی مضامین، اور رمضان کی عبادتوں سے متعلق آپ کے منتخب فتاویٰ کئی سالوں سے ’ممبئی اردو نیوز‘ کے ’رمضان اسپیشل‘ نامی صفحے کی زینت بنتے رہے ہیں۔ اُن تمام مضامین اور فتاویٰ کو کتابی صورت میں بنام ’ماہِ محمودیہ رمضانیاں‘ پیش کیا گیا ہے۔

’رمضان المبارک کی تیاری‘ کے عنوان سے حضرت مرشدی دامت برکاتہم کا ایک وعظ جو سا لہا سال سے مستقلاً شائع ہوتا رہا ہے، اُسے بھی اس کتاب میں شامل کر لیا گیا اور اُس میں وارد آیات و احادیث کی تخریج کر دی گئی ہے۔ نیز اخبار میں گو کہ رویت ہلال سے متعلق فتاویٰ شائع نہیں کیے گئے تھے، لیکن اس کتاب میں ایسے چند فتاویٰ بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔

**مرتب:** العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

۲۴ / شعبان ۱۴۴۰ھ

مولانا ندیم احمد انصاری

